Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2006

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم  نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم  وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 55

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
26

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

2 جمادی الثانی 1427 ہجری 29 احسان 1385 ہش 29 جون 2006ء

## اخبار احمدیہ

قادیان 24/جون (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کی ہر خوف کے موقع پر نصرت فرماتا ہے اور اپنی تائیدات کے نظارے دکھاتا ہے اور ان نظاروں کی انتہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں دیکھتے ہیں

احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی، درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

# اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو

## ارشاد باری تعالیٰ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا (النساء آیت ۶۰)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں (اولوا الامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

## حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆...... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو۔ خواہ تم پر ایسا حبشی غلام (حاکم بنا دیا جائے) جس کا سر منقہ کی طرح (چھوٹا) ہو۔

(صحیح بخاری کتاب الاحکام، باب السمع والطاعۃ للامام مالم تکن معصیۃ)

☆...... حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر۔ اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا۔ (صحیح مسلم کتاب باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک، غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کے حکم کو سننا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

## فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آجاتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔ اور اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہے تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں۔ مسلمانوں کے ضعف اور تنزل کے منجملہ دیگر اسباب کے باہم اختلاف اور اندرونی تنازعات بھی ہیں۔ پس اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سرّ ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ پیغمبر خدا ﷺ کے زمانہ میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے انکی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی۔ وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بارگراں کو

باقی صفحہ (9) پر ملاحظہ فرمائیں

# اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کی ہر خوف کے موقع پر نصرت فرماتا ہے اور اپنی تائیدات کے نظارے دکھاتا ہے اور ان نظاروں کی انتہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں دیکھتے ہیں

# اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اپنے بھیجے ہوئے بندوں کے لئے تائید و نصرت کی ہوائیں چلاتا ہے اور اس وعدے کی وجہ سے انبیاء اور ان کی جماعتیں اللہ کے پیغام کو آگے پہنچاتی ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23.6.06 بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی وَلَقَدْ سَبَقَتْ کَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِیْنَ ○ اِنَّھُمْ لَھُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ○ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَھُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○ (صٰفٰت: 172-174) ترجمہ: اور ہمارا فیصلہ ہمارے بندوں یعنی رسولوں کے لئے پہلے گزر چکا ہے (جو یہ ہے کہ) ان کی مدد کی جائے گی اور ہمارا لشکر (یعنی مومنوں کا گروہ) ہی غالب آئے گا

پھر فرمایا سفر پر جانے سے پہلے جو جمعہ تھا اس میں اللہ تعالیٰ کی صفت ناصر کے بارے میں بتا رہا تھا میں نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کی ہر خوف کے موقع پر نصرت فرماتا ہے اور اپنی تائیدات کے نظارے دکھاتا ہے اور ان نظاروں کی انتہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں دیکھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت نظر آتی ہے۔ میں نے اس سے قبل اس سلسلہ میں بعض آیات پیش کی تھیں اور ان

باقی صفحہ (9) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا اله الا الله محمد رسول الله

| ہفت روزہ بدر قادیان | اداریہ | 29 جون 2006 |
| --- | --- | --- |

# یاس ومحرومی سے پُر یہ مسلم سربراہ —— علاج کیا ہے؟

(4)

تسلسل کے لئے شمارہ 8 جون 2006 ملاحظہ فرمائیں

گزشتہ تین اقساط سے ہم صدر پاکستان پرویز مشرف کے اس لیکچر کے حوالہ سے کچھ عرض کررہے تھے جوانہوں نے پاکستان میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انٹرنیشنل اجلاس میں دیا تھا اور جس میں انہوں نے موجودہ دور میں مسلم اُمہ کی نہایت خوفناک تصویر کھینچی ہے۔ہم نے عرض کیا تھا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے سو سال قبل مسلمانوں کی اس بدتر حالت کی وجہ بیان کرتے ہوئے اس کا علاج بھی تجویز فرمایا تھا۔ حضور علیہ السلام کی تصنیف لطیف کا ایک حصہ گزشتہ قسط میں پیش کیا جاچکا ہے بقیہ حصہ اس قسط میں ملاحظہ فرمائیں اور آئندہ قسط میں اس کا علاج بھی ملاحظہ فرمائیں۔

ولا شک ان اکثرھذہ الملوک اسرفوا علی انفسھم وجاوزوا الحد فی التنعم واللّٰھنیۃ۔ وجعلوا نفوسھم رھینۃ الفسق والکسل والمعصیۃ۔ لا یزالون یبغون غانیۃ من النساء ویستقرون حیلۃ لوصا لھا ولو بالفحشاء۔ ویبذلون بدرۃ لونزل البدر من السماء۔ تفانت قواھم من الفسق والفجور۔ وذھبت نضرتھم ونُضارھم فی فکر النسوۃ والقصور۔ وتریٰ کثیراً منھم خلت صرتھم۔وسرت مسرتھم۔

اس میں شک نہیں کہ اکثر بادشاہ سخت بے اعتدالی کرتے ہیں اور عیش وعشرت میں حد سے نکل گئے ہیں اور فسق اور کسل اور معصیت میں مبتلا ہیں۔خوبصورت عورتوں کی تلاش میں رہتے اور اُن کے وصال کے حیلے سوچتے رہتے ہیں خواہ ناجائز حیلے کیوں نہ ہوں اور بدرہ خرچ کرتے ہیں اگر بدر آسمان سے اُتر آوے۔بدکاری سے اُن کی قوتیں فنا ہوگئی ہیں اور حور وقصور کی فکر میں زور وزر سب جاتا رہا ہے۔بہتوں کی تھیلیاں خالی ہوگئیں اور خوشی جاتی رہی۔

وبُدِّل بالخطر خطرتھم وضاعت لامرأۃ امرتھم۔ وظھر قتر الفقر بعد ما اودع سر الغنی اسرّتھم وحسر بصرھم من الحزن ودامت حسرتھم۔ ومع ذالک لا یترکون الشھوات والشھوات تترکھم بالشیب والا مراض والا فات ولا یتقون شططا وغلوًا فی استیفاء الحظوظ کالفجرۃ۔ حتی ینجر الامر الی تلاشی الصحۃ واختلال البنیۃ۔ وتزھق انفسھم وھم یتمنون ان تعود ایام الصحۃ والقوۃ۔ کانھم وقفوا ابدانھم وقواھم علی البغایا واثروا حُبّھن علی عصمت النفس والعرض والملۃ۔ ان ھؤلاء قوم صاروا للشیطان کفیء۔ ولیسوا من الخیر فی شیءترى طبائعھم کارض ذات کسور غیر المسحاء۔ متلونۃ فی الصباح والمساء وتری قلوبھم مظلمۃ من الکبر والخیلاء کانھا ھزیع من اللیلۃ اللیلاء۔

اور عزت تباہ ہوگئی۔اور عورت کے پیچھے امیری خاک میں مل گئی۔اور دولت اور ثروت کے بعد اب نان شبینہ کے محتاج ہوگئے ہیں اور مارے غم کے آنکھیں خراب ہوگئی ہیں اور حسرت بڑھ گئی ہے۔اس پر بھی وہ خود خواہشوں کو نہیں چھوڑتے ہاں خواہشیں انہیں بیماریوں اور آفتوں کے وقت چھوڑ جاتی ہیں اور جب بدکاروں کی طرح حظ نفس کو پورا کرنے پر آتے ہیں تو کوئی حد بست رہنے نہیں دیتے۔آخر کار بدن کی طاقتوں اور صحت کا نظام درہم برہم ہوجاتا ہے اور یوں صحت وقوت کے دوبارہ ملنے کی آرزو میں جان نکل جاتی ہے۔گویا ان لوگوں نے اپنے بدن اور قوت کو بدکار عورتوں پر وقف کر رکھا ہے اور اُن کی محبت کو جان اور آبرو اور مال اور ملت کے بچاؤ پر مقدم کرلیا ہے۔یہ لوگ شیطان کے ظل ہیں۔اور ان کے وجود میں کوئی خیر نہیں۔ان کی طبیعتوں کو تو دیکھتا ہے جیسی زمین نشیب فراز والی ناہموار صبح اور شام نئے نئے رنگ نکالتی ہیں اور گھمنڈ اور خود بینی سے اُن کے دل سیاہ ہوگئے ہیں گویا وہ سخت کالی رات کے ٹکڑے ہیں۔

یفرحون بمرابط مملوۃ من طرف وبغال وبقر وجمال۔ اونساء ذات بھاء وحسن وجمال۔ ولا یتعھدون فرائضھم ولا یخافون یوم ارتحال۔ وساعۃ اخذ وسوال۔ وینفدون یومھم فی الزینۃ والمشط والاکتحال۔ ومابقی فیھم سیرۃ من سیر الرجال۔ واذا رئیتھم بذء تَھم وحسبتَھم نساء الاسواق۔ اوعبیدًا زُیّنو البیع بعد الاسترقاق لا ید اومون علی الصلوٰۃ۔ وصارت اھواء ھم فی سبلھم کالصلات وان صلوا فیصلون فی البیوت کالنساء۔ ولا یحضرون المساجد کالا تقیاء وکیف وانھم لا یفارقون کاس الصھباء ولا یترکون ادناس الندماء ولا یطیقون ان یسمعوا من الوعظ کلمۃ۔فیاخذھم عزۃ کبراونخوۃ۔ ویتوغرون غضبا وغیرۃ۔

انہیں اس امر کی خوشی ہے کہ اُن کے اصطبل اعلیٰ درجہ کے گھوڑوں اور خچروں اور گایوں اور اُونٹوں سے بھرپور ہوں یا خوبصورت عورتیں اُن کے پاس ہوں اپنے فرائض کا کچھ بھی دھیان نہیں رکھتے اور کوچ کے دن کا اور بازپرس اور گرفت کی گھڑی کا کوئی ڈر نہیں۔ کنگھی پٹی اور سرمہ لگانے میں سارا دن خرچ کردیتے ہیں۔اور مردوں کی خوبو اُن میں رہی ہی نہیں۔اگر تم انہیں دیکھو تو کراہت کرو اور بازاری عورتیں سمجھو۔یا وہ غلام جو غلام کرنے کے بعد فروخت کیلئے سجائے جاتے ہیں نماز کی پابندی نہیں کرتے۔اور خواہشیں اُن کی راہ میں چٹان اور روک بن گئی ہیں۔اور اگر نماز پڑھیں بھی تو عورتوں کی طرح گھر میں پڑھتے ہیں اور متقیوں کی طرح مسجدوں میں حاضر نہیں ہوتے۔اور ہوں کیونکر جام مے سے تو الگ نہیں ہوتے اور ندیموں کی ناپاکیوں کو نہیں چھوڑتے اور وعظ کی کوئی بات سن نہیں سکتے۔جھٹ کبر اور نخوت کی عزت انہیں جوش دلاتی ہے اور غضب اور غیرت میں نیلے پیلے ہوجاتے ہیں۔

ویکون اکرم الناس عندھم من زین لھم حالھم۔ وحمدھم واعمالھم۔ وکذالک فسدت اخلاقھم من مداومۃ المدام۔ واستأصلتھم شجرۃ الکرم مع کونھم من ابناء الکرام۔ مابقی ھممھم من غیران یکون لھم قصر منیف۔ وغذاء لطیف وشراب حرّیف۔ وما سُمع منھم قطریف۔ ولذالک لحقھم وبال وخسران وجزوا کما یجزضان۔ وقُضّبوا کما تقضّب اغصان۔ واُخذوا کما یوخذ دابۃ۔ وقطعوا کما یقطع قضابۃ۔ وسقطوا من ذری دولۃ وامارۃ۔ کما یسقط ثوب من کارۃ بغرارۃ۔ولما رای اللہ فسقھم وفجورھم۔ وظلمھم وزورھم وبطرھم وکفورھم۔ سلط علیھم قوما یتسورون جدرانھم وکلما علا یتسلقون۔ ومما ملکہ اباء ھم یتملکون۔ ومن کل حدب ینسلون۔ وکان ذالک امراً مفعولا وانتم تقرؤنہ فی القران ولکن لا تفکرون۔

اور اُن کے نزدیک بڑا اکرم وہ ہوتا ہے جو اُن کا حال اُنہیں خوبصورت کرکے دکھائے اور اُن کی اور اُن کے اعمال کی تعریف کرے۔غرض اس طرح شراب خوری سے اُن کے اخلاق بگڑ گئے ہیں۔اور انگور کے درخت نے اُن کی بیخکنی کردی ہے حالانکہ یہ لوگ بزرگوں کی اولاد تھے۔ان کی غرض ومقصد اب یہی رہ گیا ہے کہ بڑی بلند حویلیاں ہوں۔لطیف غذا ہو اور زبان کو مارے تیزی کے کاٹنے والی شراب ہو۔کبھی نہیں سنا گیا کہ اُنہوں نے دشمن پر چڑھائی کی ہو۔اسی وجہ سے ان پر وبال پڑا۔اور بھیڑ بکری کی طرح ان کی پشمیں کاٹی گئیں۔اور شاخوں کی طرح تراشے گئے اور چارپایوں کی طرح پکڑے گئے۔اور لکڑی کی طرح کاٹے گئے۔اور امارت اور دولت کی بلندی سے گر گئے۔جس طرح ناگہاں گٹھ سے کوئی کپڑا گر جاتا ہے اور جب خدا نے اُن کا فسق وفجور اور ظلم اور جھوٹ اور اترانا اور ناشکرگذاری دیکھی ان پر ایسے لوگوں کو مسلط کیا جو اُن کی دیواروں کو پھاندتے اور ہر بلند جگہ پر چڑھ جاتے ہیں۔اور اُن کے باپ دادوں کی ملکیت پر قبضہ کرتے ہیں اور ہر ریاست کو دباتے چلے جاتے ہیں۔اور یہ سب کچھ ہونے والا تھا اور تم قرآن میں یہ باتیں پڑھتے ہو اور سوچتے نہیں۔

وقفّی علیٰ اثارھم بقسوس فھم یضلون الناس ویخدعون۔ ویرغبونھم فی دینھم الباطل بمال ونساء وبکل مایزینون۔ فیبیع السفھاء دین اللہ برُغفان ونسوان وامانی اخری کما انتم تنظرون۔ والا ثم کلہ علی الملوک بمالم یصلحوا امر رعایاھم ومارؤا مفاسدھم بوبلۃ وکانوا لا یبالون۔ فقلبت امور دنیاھم بما قلبوا تقوی القلوب۔ وکانوا علی المعاصی یجترؤن۔ وان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بأنفسھم۔ ولاھم یرحمون۔ بل اللہ یلعن بیوتا یفسق الناس فیھا وبلادا فیھا یجترمون۔ وتنزل الملائکۃ علی دار الفسق والظلم ویقولون ماعمّرک اللہ یادار۔ وخرّبک یاجدار۔ وینزل امر اللہ فیھلکون۔

اور اُن کے پیچھے پیچھے پادریوں کو بھیجا جو لوگوں کو دھوکے دیتے اور گمراہ کرتے اور اپنے جھوٹے دین کی ترغیب دیتے ہیں مال اور عورتوں کا لالچ دیکر، سو نادان لوگ خدا کے دین کو روٹیوں اور عورتوں اور دوسری خواہشوں کی عوض بیچ ڈالتے ہیں۔اور یہ سارا گناہ بادشاہوں کی گردن پر ہے جنہوں نے رعایا کے حال کی اصلاح نہ کی اور اُن کی برائیوں کو گناہ اور برا نہ سمجھا اور کچھ بھی پرواہ نہ کی۔سو جبکہ اُنہوں نے دلوں کا تقویٰ بدل دیا خدا نے اُن کے امور دُنیا کو بدل دیا اور اس لئے بھی کہ وہ گناہوں پر دلیر تھے۔اور خدا تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ اپنی اندرونی حالت کو آپ نہ بدل لیں اور نہ

باقی صفحہ ( 15 ) پر ملاحظہ فرمائیں

# خطبہ جمعہ

**پاکستان سے آنے والے احمدیوں کو ہر وقت یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ وہ یہاں اسلام اور احمدیت کے نمائندہ ہیں۔**

**اگر ہر ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خواہش کو سامنے رکھے کہ اس قوم تک اسلام کا پیغام پہنچانا ہے تو یقیناً یہاں احمدیت کے پھیلنے کے امکانات ہیں۔**

احمدی ہونے کے بعد دعاؤں سے بے رغبتی اور نمازوں سے لاپرواہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث نہیں بنا سکتی۔

**اپنے نفس کو پاک کرنے کے لئے، اپنی نسلوں کی بقا کے لئے نمازوں کے ساتھ مالی قربانی کرنے کا بھی حکم ہے**

نمازیں بھی اور دوسری نیکیاں بھی تب ہی فائدہ دیتی ہیں جب وہ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور اس کے تمام حکموں پر چلتے ہوئے کی جائیں۔

ڈاکٹر مجیب الرحمن پاشا صاحب شہید سانگھڑ اور صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

(سرزمین جاپان سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ کی پہلی بار ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست نشریات)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ مورخہ 12 رمئی 2006ء (12رہجرت 1385ہجری شمسی) بمقام ناگویا (جاپان)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جاپان کا جلسہ اس خطبہ کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ یہ خطبہ جمعہ انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ کے فضل سے براہ راست ایم ٹی اے کے ذریعہ سے تمام دنیا میں نشر ہو رہا ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو اللہ تعالیٰ آج جماعت احمدیہ پر نازل فرما رہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدوں کی ہر دن چڑھنے پر ہم اللہ تعالیٰ کی اس فعلی شہادت سے تصدیق ہوتی دیکھ رہے ہیں۔ لیکن صرف اسی بات پر ہی ہمیں خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ آج ہمیں دنیا میں اپنی تائیدات کے نظارے دکھا رہا ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فعل ہے کہ وہ اپنے بندے سے کئے گئے وعدے کو پورا فرما رہا ہے۔ لیکن روزانہ کے یہ فضل ہم پر بہت بڑی ذمہ داریاں ڈال رہے ہیں۔ آج ہر احمدی کو ان ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئے۔ خاص طور پر آپ جو اس خطہ زمین میں رہ رہے ہیں جن سے میں آج براہ راست مخاطب ہوں۔ آپ لوگوں کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کے لئے اپنے جائزے لینے ہوں گے کہ کس حد تک ہم ان ذمہ داریوں کو نبھا رہے ہیں، کس حد تک ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے بعد اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے جو خدا کا خالص بندہ بنانے والی ہو، کس حد تک ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس پیغام کو جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی حقیقی پیغام ہے اس علاقے کے لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو 1902ء میں اس ملک میں اسلام کا پیغام پہنچانے کی طرف توجہ پیدا ہوئی تو آپؑ نے فرمایا کہ اگر خدا چاہے گا تو اس ملک میں طالب اسلام پیدا کر دے گا۔ پھر آپؑ نے اس ملک میں اسلام کی خوبیوں پر مشتمل لٹریچر شائع کر کے پھیلانے کی خواہش کا بھی اظہار فرمایا۔ پھر آپؑ نے ایک موقع پر فرمایا کہ جاپانیوں کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے۔ تو اس ملک کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ خواہش اور ہدایت تھی۔

1935ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہاں مبلغ بھجوائے۔ اپنے وسائل کے لحاظ سے انہوں نے خوب کام کیا۔ 1959ء میں یہاں پہلے احمدی بھی ہوئے اور ماشاء اللہ خوب ایمان و اخلاص میں ترقی بھی کی۔ پھر جنگ کی وجہ سے حالات بدلے، دوسری جنگ عظیم کی وجہ سے کچھ روکیں بھی پیدا ہوئیں، پھر اس جنگ کے نتیجہ کے طور پر اس ملک کو بہت بڑا نقصان بھی ہوا۔ لیکن اس بہت بڑے نقصان کے بعد اپنے آپ کو ایک باہمت قوم ثابت کرتے ہوئے اس قوم نے پھر اقتصادی لحاظ سے بہت زیادہ ترقی کی۔ لیکن دنیا کی دوسری قوموں کی طرح یہاں بھی اس ترقی کے ساتھ مادیت کی طرف زیادہ رجحان پیدا ہوا۔ تاہم اس کے باوجود آج بھی ان میں مذہب کے بارے میں احترام ہے اور اسلام کو سمجھنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ بعض ملنے والوں نے مجھ سے اس بات کا اظہار کیا، جن میں پڑھے لکھے لوگ بھی تھے اور سیاستدان بھی، کہ ہم اسلام کو جانتے نہیں ہیں، ہمیں بتایا جائے کہ اسلام کیا چیز ہے۔ بہر حال اس ملک کی اقتصادی بہتری کی وجہ سے آپ: جو احمدی میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں جن میں سے اکثریت پاکستانی احمدیوں کی ہے، آپ لوگوں کو یہاں آنے اور اس ملک میں کام یا کاروبار کرنے کا موقع ملا۔ چند ایک نے یہاں جاپانی عورتوں سے شادیاں بھی کیں۔ ایک دو جاپانی مردوں نے بھی پاکستانی عورتوں سے شادیاں کیں۔ اکثر جاپانی مرد اور عورتیں جو احمدی ہوئے وہ خود بھی اور ان کی اولادیں بھی ماشاء اللہ جماعت سے تعلق اور وفا رکھتے ہیں اور عہد بیعت پر پختگی سے قائم ہیں۔ بعضوں سے میری بات ہوئی تو ان میں جذباتی کیفیت طاری ہو گئی۔ گو کہ یہ جاپانی چند ایک ہی ہیں لیکن ان کی اولادیں انشاء اللہ تعالیٰ جب پھیلیں گی تو پھر مزید جڑیں مضبوط ہوں گی۔ تو جیسا کہ میں ذکر کر رہا تھا کہ اس ملک کی اقتصادی حالت بہتر ہونے کی وجہ سے آپ لوگ پاکستان سے آنے والے احمدی ہیں جن کے خاندانوں میں احمدیت ایک عرصے سے آئی ہوئی ہے اور بعض صحابہ کی اولاد میں سے بھی ہیں، ان کو ہر وقت یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ وہ یہاں اسلام اور احمدیت کا نمائندہ ہیں۔ شروع میں تو ایک آدھ یہاں مبلغ ہی تھے لیکن گزشتہ 20-25 سال میں غیر جاپانی احمدیوں کی تعداد بڑھنی شروع ہوئی اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ تقریباً 200 کے قریب ہیں۔ اگر ہر ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خواہش کو سامنے رکھے کہ اس قوم تک اسلام کا پیغام پہنچانا ہے تو یقیناً یہاں احمدیت کے پھیلنے کے امکانات ہیں کیونکہ ان میں سے بہت ساری سعید روحیں ہیں جو مذہب کی تلاش میں بھی ہیں۔

پس ہر احمدی کو چاہئے کہ صرف اس بات پر ہی انحصار نہ کریں کہ مبلغین یہ کام کریں گے بلکہ خود اپنے آپ کو اس کام میں ڈالیں لیکن تبلیغ کے کام میں ڈالنے سے پہلے خود اپنے جائزے لیں کہ کس حد تک خود اس تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں۔ اور اپنی اصلاح کی طرف توجہ کریں۔ خود اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑیں، خود اپنی زندگیوں کو اسلام کی تعلیم کے مطابق ڈھالیں، جنہوں نے یہاں کی عورتوں سے شادیاں کی ہوئی ہیں ان کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ ان کے عزیزوں، رشتہ داروں کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کا پیغام

پہنچائیں۔ آپ کے اپنے عملی نمونے ہی ہیں جو ان لوگوں کی توجہ آپ کی طرف کھینچنے کا باعث بنیں گے۔ اگر صرف دنیاداری ہی آپ کے سامنے رہی اور دنیاداری کی طرف ہی جھکے رہے تو پھر کس منہ سے آپ اسلام کی طرف بلانے والے بنیں گے۔ پس یہ عملی نمونے قائم کرنے کی کوشش کریں اور یہ تبدیلی آپ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے سب سے پہلا کام اس کے آگے جھکنا، اس کی عبادت کرنا اس کی طرف توجہ کرنا ہے، اور یہ تعلق جوڑنے کے لئے سب سے اہم بات جو آپ نے کرنی ہے اور جس کے کرنے کی کوشش کرنی چاہئے وہ اپنی عبادتوں کی طرف توجہ اور اپنی نمازوں کی حفاظت ہے اور اس کے بغیر ناممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑا جاسکے۔ یہی نمازوں کی حفاظت ہے جو آپ میں اور آپ کے بیوی بچوں میں اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کا باعث بنے گی۔ یہی ہے جو آپ کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی خوبیوں کو دوسروں تک پہنچانے اور اس کے بہترین پھل حاصل کرنے کا باعث بنے گی۔ اور یہی چیز ہے جس سے آپ کی دنیاوی ضروریات بھی خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق پوری فرمائے گا۔ پس اپنی نمازوں میں باقاعدگی اختیار کریں اور اس کے مقابلے پر ہر چیز کو ہیچ سمجھیں، اور یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ہر چیز سے زیادہ تمہارے دل میں میری یاد کی اہمیت ہونی چاہئے اور یہ تبھی ہوسکتا ہے جب تم ہمیشہ میرے احسانوں کو یاد کرتے رہو، میرے شکر گزار بندے بنے رہو۔ اور جب اس طرح شکر گزار بنو گے تو پھر سمجھا جائے گا کہ تمہاری نمازیں، تمہاری عبادتیں، میری رضا حاصل کرنے کے لئے ہیں۔

اپنی عبادت کا حکم دیتے ہوئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿اِنَّنِیۡۤ اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِیۡ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ﴾ (طٰہٰ:15) یقیناً میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس میری عبادت کر اور میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کر۔

پس یہ حکم بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت اور ذکر کرنے والوں کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ وہ نماز قائم کرنے والے ہوں۔ نماز کو ان تمام لوازمات کے ساتھ ادا کرنے والے ہوں جو اس کا حق ہے اور جس کی تعلیم ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت قائم کر کے دی ہے کہ نماز باجماعت ادا کرنی ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں نمازیں ادا کرنی ہیں۔ یہی چیزیں ہیں جو دین و دنیا کی حسنات لانے کا باعث بنیں گی۔ یہاں آ کر یہ نہ سمجھیں کہ آپ کے کام اور اس ملک کی جو مصروف زندگی ہے مجھے اس کے ساتھ اپنے آپ کو چلانے کے لئے نمازوں کو آگے پیچھے کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے، اس کے بغیر گزارا نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اللہ ہوں میری عبادت کرو۔ اور ہمیشہ پیش نظر رکھو کہ معبود صرف میں ہی ہوں۔ یہ دنیاوی مصروفیات اور مادی چیزیں اور دنیاوی کام تمہارے معبود نہیں ہیں۔ یہ میری وجہ سے ہی ہے جو تمہیں سب کچھ مل رہا ہے کیونکہ میں رب بھی ہوں۔ فرماتا ہے ﴿رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَیۡنَہُمَا فَاعۡبُدۡہُ وَ اصۡطَبِرۡ لِعِبَادَتِہٖ ؕ ہَلۡ تَعۡلَمُ لَہٗ سَمِیًّا﴾ (مریم:66) آسمانوں اور زمین کا وہ رب ہے اور اس کا بھی جو ان دونوں کے درمیان ہے۔ پس اس کی عبادت کر اور اس کی عبادت پر صبر سے قائم رہ۔ کیا تو اس کا کوئی ہم نام جانتا ہے۔

پس یاد رکھیں کہ رب اللہ تعالیٰ ہے جو تمام چیزوں کا مہیا کرنے والا ہے۔ ہر چیز کا وہ مالک ہے اور اسی سے ہمیں یہ نعمتیں مہیا ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک دوسری جگہ فرماتا ہے کہ جس طرح دوسری مخلوق کو مہیا کرتا ہوں اسی طرح تمہیں بھی کرتا ہوں۔ پس صرف یہ نہ سمجھو کہ تمہارے زور بازو سے تمہیں یہ سب کچھ مہیا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو تمہارے کاروبار میں جو بظاہر بڑے اچھے اور مفید فیصلے ہیں ان میں بھی بے برکتی پیدا کرسکتا ہے۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو کرسکتا ہے اس کے لئے بہت آسان ہے کہ جس طرح دوسرے کیڑوں مکوڑوں اور جانوروں کو رزق مہیا کرتا ہے تمہیں بھی رزق مہیا کردے۔ دنیا میں آج ہزاروں لاکھوں لوگ اپنے کاروبار میں دیوالیہ ہو رہے ہیں۔ اگر صرف ان کی عقل ہی کام کر رہی ہوتی تو یہ کاروبار کیوں دیوالیہ پن کا شکار ہو رہے ہوتے۔ پس ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا فضل مانگنا چاہئے۔ ایک احمدی کا کام یہ ہے کہ مستقل مزاجی سے اس کے فضل کو حاصل کرنے کے لئے اس کی عبادت کرتا رہے، اس کے آگے جھکا رہے اس کے حکموں پر عمل کرتا رہے۔ اور عبادت کے لئے جس طرح کہ میں نے پہلے بھی آیت کے حوالے سے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری عبادت اور ذکر کے لئے نماز قائم کرو۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت کرنا ہر احمدی کا کام ہے۔ اور یہ ہمارے ہی فائدے کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کو نہ ہماری نمازوں کی ضرورت ہے اور نہ ہماری عبادتوں کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے ﴿قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡ لَا دُعَآؤُکُمۡ﴾ (سورۃ الفرقان آیت:78) کہ ان سے کہہ دے کہ میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے اگر تمہاری طرف سے دعا نہ ہو۔ یعنی یہ تمہاری دعا اور استغفار تمہارے فائدے کے لئے ہیں۔ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ کو بھی تمہاری کوئی پرواہ نہیں۔

پس ایک احمدی کے لئے اس طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ ورنہ احمدی ہونے کے بعد دعاؤں سے بے رغبتی اور نمازوں سے لاپرواہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث نہیں بنا سکتی۔ جلسہ پر آنے والوں کے لئے بھی اور ویسے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت دعائیں کی ہیں۔ ان سے اگر حصہ لینا ہے اور ان کا وارث بننا ہے تو ہمیں اپنی روحانی ترقی کی طرف بھی توجہ دینی ہوگی۔ احمدی ہونے کے بعد جب ہم پہلوں سے ملنے کی باتیں کرتے ہیں تو وہ نمونے بھی قائم کرنے کی کوشش کرنی ہوگی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے قائم کئے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ صحابہ نماز کے علاوہ کسی عمل کو بھی ترک کرنا کفر نہ سمجھتے تھے۔ یعنی نماز چھوڑنا ان کے نزدیک کفر کے برابر تھا۔ پس یہ معیار ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "انسان کی پیدائش کی اصل غرض تو عبادت الٰہی ہے۔ لیکن اگر وہ اپنی فطرت کو خارجی اسباب اور بیرونی تعلقات سے تبدیل کر کے بیکار کر لیتا ہے"۔ یعنی فطرت جو اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے جس مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اس کو دنیاداری کے دھندوں میں ڈال دیتا ہے، دوسری مصروفیات میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ دوسری چیزیں اس کے لئے زیادہ فوقیت رکھتی ہیں۔ فرمایا "بیرونی تعلقات سے تبدیل کر کے بیکار کر لیتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ ﴿قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡ لَا دُعَآؤُکُمۡ﴾ (سورۃ الفرقان آیت:78)۔

فرمایا کہ میں نے ایک بار پہلے بھی بیان کیا تھا کہ میں نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک جنگل میں کھڑا ہوں، شرقاً غرباً اس میں ایک بڑی نالی چلی گئی ہے۔ اس نالی پر بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں اور ہر ایک قصاب جو ہر ایک بھیڑ پر مسلط ہے کے ہاتھ میں چھری ہے جو انہوں نے ان کی گردن پر رکھی ہوئی ہے اور آسمان کی طرف منہ کیا ہوا ہے۔ میں ان کے پاس ٹہل رہا ہوں۔ میں نے یہ نظارہ دیکھ کر سمجھا کہ یہ آسمانی حکم کے منتظر ہیں تو میں نے یہی آیت پڑھی ﴿قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡ لَا دُعَآؤُکُمۡ﴾ (سورۃ الفرقان آیت:78) یہ سنتے ہی ان قصابوں نے فی الفور چھریاں چلا دیں۔" یعنی ان بھیڑوں کی گردنوں پر پھیر دیں" اور یہ کہا کہ تم ہو کیا؟ آخر گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔ غرض خدا تعالیٰ متقی کی زندگی کی پرواہ کرتا ہے اور اس کی بقا کو عزیز رکھتا ہے اور جو اس کی مرضی کے برخلاف چلے وہ اس کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کو جہنم میں ڈالتا ہے۔ اس لئے ہر ایک کو لازم ہے کہ اپنے نفس کو شیطان کی غلامی سے باہر کرے۔ جیسے کلوروفام نیند لاتا ہے اسی طرح پر شیطان انسان کو تباہ کرتا ہے اور اسے غفلت کی نیند سلاتا ہے اور اسی میں اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔

(الحکم جلد 5 نمبر 30 مورخہ 17/اگست 1901ء صفحہ 1)

پس یہ بہت بڑا انذار ہے۔ انسان جوں جوں دنیاوی دھندوں میں پڑتا ہے اللہ کی عبادت سے غافل ہوتا جاتا ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل شامل حال ہو۔ پس ہر لمحہ، ہر وقت ایک احمدی کو اس فضل کو سمیٹنے کی فکر میں لگے رہنا چاہئے۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ سب سے بڑا ذریعہ نماز ہے جو خالص ہو کر اس کے حضور ادا کی جائے۔ پس اپنی عبادتوں کی طرف خاص توجہ دیں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کریں تاکہ خدا تعالیٰ آپ کی اور آپ کی نسلوں کی حفاظت فرمائے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔ پہلے جو میں نے بیان کیا تھا کہ صحابہ نماز ترک کرنے کو کفر کے برابر سمجھتے تھے وہ اس لئے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تربیت پا کر نمازوں کی اہمیت کو سمجھا تھا۔ پس یہاں مزید ڈرایا ہے کہ نمازیں چھوڑنا صرف دین سے انکاری ہونا ہی نہیں ہے بلکہ نمازوں کو چھوڑنے والا شرک کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے۔ اور جتنا زیادہ ہم دنیاوی دھندوں کی طرف بڑھتے جائیں گے اور نمازوں کی پرواہ نہ کریں گے، نمازوں میں بے احتیاطی کا رجحان بڑھتا چلا جائے گا جو کہ آخر کار شرک کرنے والوں کی صف میں لا کھڑا کرے گا۔

پھر بچوں کو نمازوں کی عادت ڈالنے کے بارے میں حکم ہے۔ اکثر کو یہ حکم یاد بھی ہوگا، سنتے بھی رہتے ہیں، لیکن عمل کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ ماں اور باپ دونوں کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کو نمازیں پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ صرف فرض پورا کرنے کے لئے عادت نہ ڈالیں بلکہ ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت راسخ کر دیں تاکہ وہ یہ سمجھ کر نماز پڑھنے والے ہوں کہ یہ ہمارے فائدے کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہی ہماری دنیا و آخرت کی بقا ہے اور یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک آپ والدین خود بھی اللہ تعالیٰ سے خالص تعلق نہ جوڑیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات سال کی عمر کے بچے کو نماز پڑھنے کی تلقین کرنے کی تاکید فرمائی ہے اور فرمایا کہ جب بچے دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو اور فرمایا اس عمر میں بچوں کو اکٹھے ایک بستر پر بھی نہ سلاؤ۔ تو نماز نہ پڑھنے پر سختی آپ لوگ اس وقت کر سکتے ہیں جب کہ خود آپ کے عمل ہی ایسے ہوں جو بچوں کے لئے نمونہ ہوں۔ نمازیں اللہ تعالیٰ کے لئے پڑھی جانے والی

ہوں نہ کہ دنیاوی اغراض کے لئے۔ اور جب اس طرح نمازیں پڑھی جائیں گی تو وہ جہاں آپ کو اور آپ کے بچوں کو اللہ کا قرب دلانے والی ہوں گی اور دنیا و آخرت سنوارنے والی ہوں گی وہاں معاشرے میں بھی اس پاک تبدیلی کا اثر نظر آئے گا۔ آپ کے دلوں کے کینے اور بغض بھی نکلیں گے۔ اور اس طرح سے ہر ایک کو جماعت کے وقار کو اونچا کرنے کی بھی فکر رہے گی۔ معاشرے میں بھی نیک اثر قائم ہوگا۔ جن لوگوں نے یہاں جاپانی عورتوں سے شادیاں کی ہوئی ہیں ان کے خاندانوں میں بھی احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملے گی جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کے نیک اثر بھی قائم ہوں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے اپنے نفس کو پاک کرنے کے لئے اپنی نسلوں کی بقا کے لئے نمازوں کے ساتھ مالی قربانی کرنے کا بھی حکم ہے۔ فرماتا ہے ﴿اَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ﴾ (التغابن:17) کہ اپنے مال اس راہ میں خرچ کرتے رہو یہ تمہاری جانوں کے لئے بہتر رہے گا۔ اسی طرح اور بے شمار جگہ اللہ تعالیٰ نے نمازوں کے حکم کے ساتھ مالی قربانیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اور آج کل کے زمانے میں جب انسان کی اپنی ضروریات بھی بڑھ گئی ہیں۔ قسم ہا قسم کی ایجادات کی وجہ سے انسانی ترجیحات اور خواہشات بھی مختلف ہو چکی ہیں۔ ان حالات میں مالی قربانیاں یقیناً بہت اہمیت کی حامل ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کے ساتھ مالی قربانیوں کی اس زمانے میں ویسے بھی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ یقیناً یہ نفسوں کو پاک کرنے کا ذریعہ ہے اس لئے اس طرف بھی توجہ دیں۔ یہ قربانیاں آپ کی اور آپ کی نسلوں کی دنیا و آخرت سنوارنے کی ضمانت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے متعدد جگہ مختلف پیرایوں میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مختلف جگہوں پر مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ایک سوال کرنے والے کے یہ پوچھنے پر کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے اور آگ سے دور کر دے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور نمبر 2 یہ کہ نماز پڑھ اور زکوٰۃ دے اور صلہ رحمی کر۔ یعنی رشتہ داروں سے بھی حسن سلوک کرو۔

عبادت اور نماز کے بارے میں مَیں نے پہلے کچھ تھوڑی سی تفصیل بتائی ہے۔ پھر اس کے بعد زکوٰۃ کا حکم آتا ہے۔ یہ جو زکوٰۃ ہے یہ مالی قربانی ہے۔ ایک تو جن پر زکوٰۃ واجب ہے، اصل تعریف کے لحاظ سے جو زکوٰۃ کی ہے، ان کو زکوٰۃ دینی چاہئے دوسرے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی ہوتا رہا ہے زکوٰۃ کے علاوہ بھی ضرورت پڑنے پر آپ مالی تحریک فرمایا کرتے تھے اور اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق صحابہ مالی قربانیاں کیا کرتے تھے تو اس زمانے میں بھی اسی سنت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بیعت میں آنے والوں کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ باقاعدگی سے مالی قربانی کریں اور چندے دیں۔ اور پھر بعد میں خلفاء نے اس کو باقاعدہ معین نظام کی شکل دے دی۔

پس ہمیشہ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ مالی قربانی اس کے اپنے فائدے کے لئے ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ (البقرہ 196) اور اللہ کے راستے میں جان مال خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ پس اس زمانے میں جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ ترجیحات بدل گئی ہیں یا بدل رہی ہیں۔ جانی اور مالی قربانیوں کی بہت اہمیت ہے۔

پس آپ میں سے ہر ایک کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ یہاں آ کر اللہ تعالیٰ نے جو آپ کے، بہت سوں کے حالات میں بہتری پیدا کی ہے اس کے شکرانے کے طور پر اپنی مالی قربانیوں کے جائزے لیں۔ نظام نے جو شرح مقرر کی ہے کیا آپ اس کے مطابق چندے دے رہے ہیں؟ یہ چندہ تبھی نفسوں کو پاک کرنے کے ذریعہ بنے گا اور اس حدیث کے مطابق جنت میں لے جانے کا ذریعہ تبھی بنے گا جب خالصتاً اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کے جذبے سے دیا جائے گا۔ جب خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی قربانیاں دی جائیں گی۔ اگر آمد چھپا کر ادائیگیاں کر رہے ہیں، چندے دے رہے ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دینے کی کوشش ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ وہ انسان کے دل کے نہاں در نہاں انتہائی گہرے گہرے جو خانے ہیں ان کو بھی جانتا ہے۔ اگر حالات کی مجبوری کی وجہ سے پوری شرح سے چندہ نہیں دے سکتے تو صاف اور سیدھی بات کریں کہ گو میری آمد تو زیادہ ہے لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے میں پوری شرح سے چندہ نہیں دے سکتا۔ اور اس بارے میں کئی دفعہ میں کہہ چکا ہوں کہ جو کوئی بھی مجھے لکھے گا بغیر تحقیق کے اس کو کم شرح سے چندہ دینے کی اجازت مل جائے گی جس شرح سے بھی وہ چندہ دینا پسند کرتا ہے۔ لیکن یہ کہہ کر کہ میری آمد ہی اتنی ہے جس پر میں چندہ دے رہا ہوں جبکہ آمد زیادہ ہو تو ایک گناہ تو کم چندہ دے کر کر رہے ہیں اور اس سے بڑا گناہ جھوٹ بول کر۔ اور جھوٹ کو اللہ تعالیٰ نے شرک کے برابر قرار دیا ہے۔ پس نمازیں بھی اور دوسری نیکیاں بھی تب ہی فائدہ دیتی ہیں جب وہ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور اس کے تمام حکموں پر چلتے ہوئے کی جائیں اور یہی چیزیں ہیں جو آپ کو دین و دنیا کی نعمتوں کا وارث بنائیں گی۔ نسلوں کی حفاظت کریں گی۔ آپ کے اندر ان پاک تبدیلیوں کی وجہ سے آپ کو دعوت الی اللہ کے کام میں مدد دیں گی۔ اس کے بہتر نتائج اور ثمرات حاصل ہوں گے۔ پس اس ذمہ داری کو بھی اللہ تعالیٰ کا ایک اہم حکم سمجھتے ہوئے ادا کریں اور اپنی عبادتوں کے ساتھ ساتھ اپنی مالی قربانیوں کے بھی معیار بڑھائیں۔ یہی باتیں ہیں جو آپ میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا باعث بنیں گی اور اس ذریعہ سے آپ کے عملی نمونے قائم ہوں گے۔ اور یہ عملی نمونے جیسا کہ میں نے کہا تبلیغی میدان کھولیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو یہ معیار حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ حدیث جو مَیں نے پڑھی تھی اس میں ایک نصیحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی کہ صلہ رحمی کرو یعنی اپنے قریبیوں سے، رحمی رشتہ داروں سے نیک اور اچھا سلوک کرو۔ ان رحمی رشتہ داروں میں میاں بیوی کے ایک دوسرے کے رحمی رشتہ دار بھی شامل ہیں ان کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ ان سے بھی نیک سلوک کرنا چاہئے۔ پس اس لحاظ سے بھی ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھیں۔ خاص طور پر جن لوگوں نے یہاں شادیاں کی ہوئی ہیں وہ اس بات کو خاص اہمیت دیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے سے، اپنے عملی نمونے قائم کرنے سے تبلیغ کے میدان بھی وسیع ہوں گے اور آپ کا آپس میں محبت و پیار بھی بڑھے گا اور نئی نسلوں کی تربیت بھی صحیح طرح ہو سکے گی۔ پس جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا کہ احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے ہر ایک کو ہر لحاظ سے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہر ایک کی اصلاح کی جو یہ کوشش ہوگی اللہ کے فضل سے بہتر نتائج لائے گی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"بیان میں جب تک روحانیت اور تقویٰ وطہارت اور سچا جوش نہ ہو اس کا کچھ نیک نتیجہ مرتب نہیں ہوتا ہے۔ وہ بیان جو کہ بغیر روحانیت اور خلوص کے ہے وہ اس پرنالے کے پانی کی مانند ہے جو موقع بے موقع جوش سے پڑا جاتا ہے اور جس پر پڑتا ہے اسے بجائے پاک وصاف کرنے کے پلید کر دیتا ہے۔ انسان کو پہلے اپنی اصلاح کرنی چاہئے پھر دوسروں کی اصلاح کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ﴾ المائدة 106 یعنی اے مومنو! پہلے اپنی جان کی فکر کرو۔ اگر تم اپنے وجود کو مفید ثابت کرنا چاہو تو پہلے خود پاکیزہ وجود بن جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ باتیں ہی باتیں ہوں اور عملی زندگی میں ان کا کچھ اثر دکھائی نہ دے۔ ایسے شخص کی مثال اس طرح سے ہے کہ کوئی شخص ہے جو سخت تاریکی میں بیٹھا ہے اب اگر یہ بھی تاریکی ہی لے گیا تو سوائے اس کے کہ کسی پر گر پڑے اور کیا ہوگا۔ اسے چراغ بن کر جانا چاہئے تا کہ اس کے ذریعہ سے دوسرے روشنی پائیں"۔

(البدر جلد 7 نمبر 19-20 مورخہ 24/ مئی 1908ء صفحہ 3)

تو یہ ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہم سے توقعات کہ اندھیرے میں بیٹھے ہوؤں کو روشنی دکھائیں، نہ کہ خود بھی اس تاریکی میں چلے جائیں اور خود بھی ٹھوکریں کھاتے پھریں۔ اور یہ روشنی کس طرح حاصل ہوگی یہ سب کچھ روحانیت میں ترقی کئے بغیر ممکن نہیں۔ اور روحانیت کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا اور اس کے حکموں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ پس ہر ایک اس طرف سنجیدگی سے توجہ دے اور اپنے اندر تبدیلیوں کے ساتھ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو اس ملک کے ہر گھر میں پہنچانے کی کوشش کرے۔

اللہ تعالیٰ سب کو حقیقی معنوں میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں پر چلنے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم میں سے ہر ایک ان دعاؤں کا وارث بن جائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ماننے والوں کے لئے کی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: مَیں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں اور رات کو اٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے۔ اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں۔ اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ یہ میری دعائیں خدا قبول کرے گا اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے مَیں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں"۔ (تبلیغ رسالت جلد دہم)


ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوةُ هِيَ الدُّعَآءُ

(نماز ہی دعا ہے)

منجانب

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی



آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگولین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222, 2248-1652

2243-0794

رہائش: 2237-0471, 2237-8468

خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خواہش اور دعا سے حصہ پانے والا ہو۔ اور اگر کوئی کمزوریاں اور کمیاں ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے، اللہ تعالیٰ ہمیں دور کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے جو یہاں دو دن ہیں جن میں آپ اکٹھے ہو رہے ہیں، یہ خاص طور پر دعاؤں میں گزاریں اور اللہ سے بہت مدد مانگیں تا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے نفسوں کو پاک کرنے کے ساتھ ساتھ اسلام کے خوبصورت پیغام کو بھی اس علاقے میں پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے خطبہ ثانیہ کے درمیان میں فرمایا کہ: نماز جمعہ اور عصر کے بعد میں دو جنازے غائب پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ غائب ہے ایک شہید کا۔ دو دن ہوئے سانگھڑ کے ہمارے ایک احمدی ڈاکٹر مجیب الرحمٰن پاشا صاحب اپنے کلینک کے باہر کھڑے تھے کہ انہیں نامعلوم افراد نے آ کے فائر کر کے شہید کر دیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ کوئی موٹر سائیکل پر آیا۔ اس نے منہ ڈھانکا ہوا تھا۔ فائر کر کے دوڑ گیا۔ سر پر زخم آیا جس سے ڈاکٹر صاحب جانبر نہ ہو سکے۔ تو ایک تو ان کی نماز جنازہ ہے۔ آپ بڑے کم گو اور خدمت کرنے والے اور چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔

دوسرا جنازہ غائب جو میں کسی وجہ سے پڑھا نہیں سکا ہوں۔ چند مہینے پہلے میری ممانی صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی وفات ہوئی تھی۔ آپ حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی بیٹی تھیں۔ مختلف جگہوں پر لجنہ میں ان کو خدمات کی توفیق ملی۔ بڑی ملنسار خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے بھی مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ان دونوں کے جنازہ غائب ہوں گے۔

# امتحان دینی نصاب

## مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام: انعامی مقالہ نویسی

## مجلس انصار اللہ بھارت برائے سال 2006ء

### امتحان مورخہ 16 جولائی بروز اتوار ہوگا

نصاب کی تفصیل درج ذیل ہے

☆۔ قرآن مجید باترجمہ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱ تا ۱۰۰ ارکوع ۱۲ — 40 نمبر

☆۔ کتاب تبلیغ ہدایت مکمل (تصنیف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ — 25 نمبر

☆۔ دینی معلومات کا بنیادی نصاب صفحہ 155 تا صفحہ 188 — 25 نمبر

☆۔ جوبلی کی دعائیں زبانی یاد کر کے سنائیں۔ — 10 نمبر

علاوہ ازیں امسال دو ماہی مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جنوری فروری 2006ء نشان آسمانی ...... مارچ، اپریل درثمین ...... مئی جون، درثمین ...... جولائی اگست دو اہم تقریریں ...... ستمبر اکتوبر آسمانی فیصلہ ...... نومبر دسمبر لیکچر سیالکوٹ

**انعامی مقالہ:** اراکین انصار اللہ بھارت میں مضمون نویسی کا شوق پیدا کرنے کیلئے گزشتہ چند سالوں سے انعامی مقالہ نویسی کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے امسال انعامی مقالہ کا عنوان ''برکاتِ خلافت'' تجویز کیا گیا ہے۔ انصار حضرات مذکورہ عنوان پر کم از کم پانچ ہزار الفاظ پر مشتمل مقالہ تحریر کر کے 31 جولائی تک دفتر انصار اللہ میں بھجوا دیں۔ انعام اوّل ایک ہزار روپے (1000) دوئم سات صد روپے 700 سوئم پانچ صد روپے ہے۔ نوٹ: زعماء کرام اس کے مطابق اپنی مجلس کے انصار کو دینی امتحان، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مضمون نویسی کی طرف توجہ دلائیں اور زیادہ سے زیادہ انصار کو امتحان میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ بھارت)

## ضروری اعلان

وقفِ جدید کے بارہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حالیہ تازہ ارشاد موصول ہوا ہے کہ ''وقف جدید کی ذمہ داری اطفال الاحمدیہ پر بھی ڈالیں۔ ننھے مجاہد معیار اوّل کیلئے -/200 روپے اور معیار دوئم کیلئے -/100 روپے رکھیں ان کی خاص فہرست مجھے بھجوائیں۔ باقی ہر ایک کو شامل کریں''۔

**15 سال تک کے اطفال و ناصرات** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام گاؤں گاؤں اس ملک بھارت میں پھیلانے کا کام وقف جدید کے سپرد ہے۔ پس ہر احمدی کو اپنے نفس کو پاک کرنے کیلئے اس مالی قربانی کا فعال حصہ بننا چاہئے ......

اس بارہ میں آپ سے درخواست ہے کہ اس بابرکت تحریک میں تمام اطفال و ناصرات کو شامل کریں۔ اور اپنی جماعت کے ننھے مجاہدین کی فہرست دفتر وقف جدید میں بھجوائیں تا کہ ان کے نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں دعا کیلئے بھجوائے جا سکیں۔ (ناظم وقف جدید قادیان بھارت)


محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

**خالص سونے کے زیورات کا مرکز**

**الفضل جیولرز** | الیس اللہ بکاف عبدہٗ | **کاشف جیولرز**

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — فون 047-6213649

گولبازار ربوہ — 047-6215747


# چالیسواں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال چالیسواں جلسہ سالانہ یو کے مورخہ 28-29-30 جولائی کو بمقام:-

**Oakland, Farm, Green Street,**

**EastWorldham, Alton, Hampshire, Gu34,3AU(U.K)**

لندن میں منعقد ہوگا۔ اس جلسہ کی عظیم الشان کامیابی کے لئے احباب دعائیں جاری رکھیں۔

# مقالہ نویسی

## زیر انتظام نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

تعلیمی سال 2006-07 کیلئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان نے انعامی مقالہ کیلئے ذیل کا عنوان انتخاب کیا ہے۔ ''قرآن مجید کا ماں کو دو سال تک بچہ کو دودھ پلانے کا حکم اور موجودہ طبی سائنس کی تحقیق میں ارشاد ربانی کی تائید'' سال گزشتہ میں دنیا میں عالمی شیر مادر ہفتہ منایا گیا ماں کے دودھ کی اہمیت پر ڈاکٹروں اور دانشوروں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ ماں کا دودھ قدرت کی ایک انمول نعمت ہے۔ بچہ کی آئندہ کی جسمانی، ذہنی، روحانی اور دیگر ترقیات کے لئے بچہ کو کم از کم دو سال تک ماں کا دودھ دینا چاہئے۔ ماں کے دودھ کی اہمیت کے بارے World Health organisation نے بھی مفصل رپورٹ شائع کی ہے۔

مقالہ نگار قرآنی حکم کی افادیت اور موجودہ طبی سائنس کے نظریہ سے ماں کے دودھ کی ضرورت کو واضح کرتے ہوئے اپنا مقالہ مرتب کریں گے مقالہ میں اول اور دوئم آنے والوں کیلئے ذیل کے انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔

انعام اول کیلئے 4000 روپے، انعام دوم کیلئے 3000 روپے۔

شرائط مقالہ: ☆ ...... مضمون کم از کم دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے۔ ☆ ...... مقالہ صرف اُردو، ہندی اور انگریزی میں سے ایک زبان میں لکھا جا سکتا ہے۔ ☆ ...... مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں۔ ☆ ...... مقالہ خوشخط صفحہ کے 2/3 حصہ میں درج ہو۔ ☆ ...... مقالہ لکھتے وقت سرخ روشنائی کا استعمال نہ کیا جائے۔ ☆ ...... مقالہ نظارت میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔ ☆ ...... مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہوں گے۔ کسی مقالہ نویس کو از خود اشاعت کی اجازت نہ ہوگی۔ ☆ ...... اس مقالہ میں حصہ لینے کیلئے کسی عمر کی قید نہ ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس انعامی مقابلہ میں شرکت کرنے کی تاکید کریں

مقالہ 30 نومبر تک بذریعہ رجسٹری ڈاک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں ارسال کیا جائے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

## وقف عارضی کی بابرکت تحریک میں حصہ لیجئے

جماعت احمدیہ میں وقف عارضی کی بابرکت تحریک خلفاء عظام کے ارشادات کی روشنی میں جاری ہے۔ یہ تحریک نو مبائعین کیلئے اور خاص طور پر دیہاتی جماعتوں کے احباب کو قرآن مجید اور دینی معلومات سکھانے کیلئے اور خود وقف عارضی کرنے والے کی اپنی تربیت کیلئے بہت ضروری ہے۔ جملہ امراء کرام۔ صدر صاحبان اور ذیلی مجالس خدام الاحمدیہ قائدین مقامی و صوبہ جات۔ مجالس انصار اللہ منتظمین مقامی اور ناظمین علاقہ سے اور تنظیم لجنہ اماء اللہ کی صدر صاحبات سے اس تعلق میں منظم پروگرام بنا کر عمل کرنے کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (منیر احمد خادم۔ ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

# قرآنی تعلیمات کی روشنی میں عصرِ حاضر کے مسائل کا حل

(حضرت مرزا طاہر احمد۔ خلیفة المسیح الرابع رحمه الله)

(قسط نمبر 2)

## کیا مذہب کا وفادار مملکت کا غدار ہوسکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ کے قول (یعنی مذہب) اور اس کے فعل (یعنی فطرت) میں ہرگز کوئی تضاد نہیں ہوسکتا۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ فطرتِ انسانی میں تو وطن کی محبت کا جذبہ پایا جائے مگر مذہب اس کے خلاف تعلیم دے اسلامی تعلیم کے مطابق مذہب اور ملک کے ساتھ وفاداری میں ہرگز کوئی ٹکراؤ نہیں ہوسکتا۔ لیکن یہ مسئلہ صرف اسلام سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ انسانی تاریخ کے مختلف ادوار میں کئی مملکتیں اس مسئلہ سے دوچار رہی ہیں۔ خاص طور پر رومی سلطنت میں عیسائیت کے پہلے تین سو سالوں میں خصوصاً یہ الزام لگایا جاتا رہا کہ عیسائی اپنے مذہب کے تو وفادار ہیں مگر سلطنت کے غدار ہیں اسی کا نتیجہ تھا کہ ابتدائی دور کے عیسائی اپنے ہی گھر میں انتہائی بہیمانہ اور غیر انسانی مظالم کا شکار بنتے رہے۔ ان پر یہ الزام عائد کیا جاتا تھا کہ وہ غدار ہیں اور قیصرِ روم کے وفادار نہیں ہیں۔ چرچ اور ریاست کے مابین کشمکش نے تاریخ یورپ کی تشکیل میں ہمیشہ ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ مثال کے طور پر نپولین بوناپارٹ نے رومن کیتھولک چرچ پر الزام لگایا کہ یہ لوگوں کو ملک کا غدار بناتا ہے۔ اس نے اہل فرانس پر خوب اچھی طرح واضح کر دیا کہ انہیں سب سے پہلے فرانسیسی عوام اور حکومت کا وفادار بننا پڑے گا اور کسی ویٹیکن پوپ کو فرانس میں رہنے والے رومن کیتھولکس کے معاملات میں دخل اندازی کی اجازت نہیں دی جائے گی اور نہ ہی رومن کیتھولکس کو ریاست کے معاملات میں مداخلت کی اجازت ہوگی۔

حالیہ تاریخ میں جماعت احمدیہ کو انہی وجوہات کی بناء پر پاکستان میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ پاکستان میں طویل ترین عرصہ تک حکومت کرنے والے فوجی آمر جنرل محمد ضیاء الحق کے دور میں تو یہاں تک ہوا کہ حکومت نے احمدیوں کے خلاف بزعم خود ایک قرطاس ابیض شائع کر دیا جس میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ احمدی نہ تو اسلام کے وفادار ہیں اور نہ ہی پاکستان کے۔ یہ وہی پرانا جنون ہے جو آج چند نئے سروں میں سمایا ہوا ہے۔ وہی آگ ہے جو آج کچھ اور سینوں میں بھڑک رہی ہے۔ کچھ ہی عرصہ پہلے بدنام زمانہ سلمان رشدی کے معاملہ میں بھی یہی ہوا۔ برطانیہ اور یورپ میں رہنے والے مسلمانوں کو اسی مشکل کا سامنا کرنا پڑا۔ ان پر الزام لگایا گیا کہ وہ اپنے ملک کے نہیں بلکہ خمینی کے وفادار ہیں۔ اگرچہ اس آگ کے شعلے بہت زیادہ تو نہیں پھیلے لیکن ایسی صورتحال میں جو خطرات پوشیدہ ہیں انہیں معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ مذہبی جماعتوں کے باہمی تعلقات کو ان سے سخت نقصان پہنچ سکتا ہے۔

## کیا صرف مذہب ہی کو قانون سازی کا حق حاصل ہے؟

مذہب اور مملکت کا مسئلہ ایک ہمہ گیر اور آفاقی مسئلہ ہے مگر اس پر کبھی پوری سنجیدگی سے تحقیق نہیں کی گئی۔ سیاستدان اور مذہبی راہنما دونوں ہی کبھی یہ فیصلہ نہیں کر پائے کہ وہ حد فاصل کون سی ہے جو مذہب کو مملکت سے جدا کرتی ہے۔ جہاں تک عیسائیوں کا تعلق ہے یہ مسئلہ اسی وقت حل ہو جانا چاہئے تھا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فریسیوں کو ایک تاریخی جواب دیا تھا جو انجیل میں ان الفاظ میں درج ہے۔

”تب اس نے انہیں کہا کہ جو قیصر کا ہے قیصر کو دو اور جو خدا کا ہے وہ خدا کو دو۔“ (متی باب ۲۲ آیت ۲۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ بیان بہت پُر حکمت ہے اس میں ہر ضروری بات بیان کر دی گئی ہے۔ مذہب اور سیاست معاشرہ کے دو پہیوں کی طرح ہیں۔ پہیے خواہ دو ہوں یا چار یا آٹھ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا جب تک سب کل پُرزے اپنی اپنی جگہ پر قائم رہتے ہوئے صحیح سمت میں حرکت کرتے رہیں کسی قسم کے تصادم اور جھگڑے کا سوال پیدا نہیں ہوگا۔

قرآن کریم نے صحف سابقہ سے کامل اتفاق کرتے ہوئے اس نظریہ کو مزید وضاحت سے بیان فرمایا ہے اور نہ صرف معاشرہ کے اجزائے ترکیبی کی حدود کو متعین کیا ہے بلکہ ان کے دائرہ عمل کی نشاندہی بھی کی ہے۔ قرآن کریم کی امور مملکت سے متعلق تعلیم اور اس کی دی ہوئی دینی تعلیم میں کوئی باہمی تضاد نہیں ہے اگرچہ یہ کہنا بھی درست نہیں ہوگا کہ مذہب اور مملکت کے مابین کوئی بھی ایسی مشترکہ سرزمین نہیں ہے جہاں دونوں کا عمل دخل ہو۔ بلاشبہ کئی ایسے مقامات ہیں جہاں بیک وقت دونوں اپنا عمل دخل رکھتے ہیں لیکن یہ عمل باہمی تعاون کی روح کے ساتھ ہے نہ کہ کسی ایک کی اجارہ داری کے قیام کے لئے۔ چنانچہ مذہب کی عطا کردہ اخلاقی تعلیم مختلف ممالک میں ہونے والی قانون سازی کا ضروری حصہ بن جاتی ہے کسی ملک میں کم اور کسی ملک میں زیادہ۔

ملکی قوانین میں جرائم کی مجوزہ سزاؤں کے پس منظر میں مذہب کی پسند یا ناپسند بہرحال موجود ہے۔ اس کے باوجود جہاں تک مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کا تعلق ہے وہ اپنے ملک کے بعض سیکولر قوانین سے اختلاف کے باوجود شاذ و نادر ہی کسی آئینی حکومت کے ساتھ تصادم کا راستہ اختیار کیا کرتے ہیں۔ اور یہ مسلمانوں اور عیسائیوں پر ہی موقوف نہیں دیگر مذاہب کے ماننے والوں کا بھی یہی طریق ہے۔

اس میں کیا شک ہے کہ منوسمرتی (Manusmarti) میں درج ہندو قوانین ہندوستان کی سیاسی حکومتوں کے بنائے ہوئے سیکولر قوانین سے بالکل مختلف ہیں لیکن وہاں کے ہندو کسی نہ کسی طرح حالات سے سمجھوتہ کر کے زندگی گزار رہے ہیں۔ اگر مختلف ممالک کے لوگ مذہبی قوانین کی حمایت میں رائج الوقت سیاسی نظام کے مقابل پر کھڑے ہو جائیں تو یقیناً خون کی ندیاں بہہ جائیں مگر بنی نوع انسان کی خوش قسمتی ہے کہ ایسا ہوتا نہیں۔

جہاں تک اسلام کا تعلق ہے مذہب اور مملکت کے مابین کوئی محاذ آرائی نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام ہر حالت میں کامل انصاف پر سختی سے کاربند رہنے کا اٹل اور غیر مبدل اصول پیش فرماتا ہے۔ ہر اس حکومت کے لئے جو اسلامی ہونے کا دعویٰ کرتی ہے یہ اصول ایک بنیادی اور مرکزی لائحہ عمل کی حیثیت رکھتا ہے۔

افسوس کہ امورِ سیاست سے متعلق اسلامی نظریہ کے اس اہم ترین نکتہ کو سیاسی مفکرین نے اگر کچھ سمجھا بھی ہے تو بہت کم۔ عام نوعیت کے جرائم اور کسی خاص مذہبی حکم سے تعلق رکھنے والے جرائم پر قانون کے اطلاق میں جو فرق ہے وہ اسے نہیں سمجھ سکتے۔ ظاہر ہے کہ مؤخر الذکر جرائم کی سزا انہیں لوگوں پر نافذ ہوگی جو اس مذہب کے ماننے والے ہیں۔ دراصل جرائم کی ان ہر دو اقسام کی معین اور واضح تعریف نہیں کی گئی ہے۔ جرم و سزا کی دنیا میں کئی مشترکہ مقامات ایسے ہیں جہاں عمومی نوعیت کے جرائم بظاہر مذہبی اور اخلاقی جرائم بھی دکھائی دیتے ہیں اور عام طور پر تسلیم شدہ انسانی قدروں کے لحاظ سے بھی جرم بن جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر چوری ایک ایسا جرم ہے جس کی بعض معاشروں میں زیادہ اور بعض میں کم مذمت کی جاتی ہے۔ بعض جگہ چوری کی سزا بڑی سخت ہے مگر بعض جگہ اتنی سختی نہیں کی جاتی۔ اسی طرح قتل، شراب نوشی اور دنگا فساد جیسے جرائم ہیں جن کو بعض مذاہب نے جزوی طور پر یا کلیۃً ممنوع قرار دیا ہے اور بعض نے ان جرائم کی معین سزائیں بھی تجویز کی ہیں۔

**اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حکومت کو ایسے جرائم سے کس طرح نپٹنا ہوگا۔ پھر اسی سے یہ سوال بھی ابھرتا ہے کہ کیا اسلام نے اس سلسلہ میں ایک مسلم یا غیر مسلم حکومت کو کوئی واضح اور معین لائحہ عمل دیا ہے؟ اگر اسلام نے حکومت کی کوئی معین شکل پیش کی ہے تو پھر کئی ایک اور اہم سوالات بھی پیدا ہوں گے۔ مثلاً یہ کہ کیا کوئی ایسی مملکت ہو سکتی ہے جو خود کو کسی خاص مذہبی تعلیم کے تابع خیال کرے اور کیا یہ جائز ہوگا کہ ایسی حکومت اس مذہبی تعلیم کو اپنے تمام شہریوں پر نافذ کرے خواہ وہ اس مذہب سے تعلق رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں۔**

بات یہ ہے کہ مذہب کا فرض قانون سازی کرنے والوں کی توجہ اخلاقی مسائل کی طرف مبذول کرانا ہے۔ یہ ہرگز ضروری نہیں ہے کہ تمام قانون سازی مذاہب کے تابع ہو۔ جب صورتحال یہ ہے کہ بالکل مختلف عقائد رکھنے والے فرقے موجود ہیں اور پھر ہر فرقہ آگے کئی شاخوں میں منقسم ہے۔ ہر مذہب دوسرے مذہب سے مختلف عقائد رکھتا ہے تو اس صورت میں قانون سازی کو مذہب کے تابع کرنے کا نتیجہ سوائے ابتری کے اور کیا ہوسکتا ہے۔ مثال کے طور پر شراب نوشی کی سزا ہی کو لے لیجئے۔ اگرچہ قرآن کریم نے شراب کو حرام قرار دیا ہے لیکن قرآن کریم نے اس کی کوئی معین سزا بیان نہیں کی۔ اس کے لئے کچھ ایسی روایات پر انحصار کیا گیا ہے جو بعض مکاتب فقہ کے نزدیک درست ہی نہیں۔ اب اس اختلاف کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک علاقہ یا ملک میں شراب نوشی کی سزا کچھ اور ہوگی اور دوسرے علاقہ یا ملک میں کچھ اور۔ پس عوام الناس کو پتہ ہی نہیں چلے گا کہ اصل قانون کون سا ہے؟ صرف اسلام ہی نہیں باقی مذاہب کو بھی ایسی ہی صورت حال درپیش ہوگی۔ طالمود کا دیا ہوا قانون بھی بالکل ناقابل عمل بن کر رہ جائے گا اور یہی حال عیسائیت کی دی ہوئی تعلیم کا ہوگا۔

بات یہ ہے کہ ملکی قانون کے اندر رہتے ہوئے کسی بھی مذہب کا پیروکار اپنے مذہبی عقائد کے مطابق زندگی گزار سکتا ہے۔ وہ سچ بول سکتا ہے ریاست کا قانون اسے سچ بولنے سے منع نہیں کرتا۔ وہ اپنی عبادات بجا لا سکتا ہے اس بات کی چنداں ضرورت نہیں کہ ریاست اسے ایسا کرنے کی اجازت دینے کے لئے کوئی خاص قانون بنائے۔

اس سوال کا ایک اور دلچسپ زاویہ سے بھی جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ اگر اسلام یہ کہتا ہے کہ جن ممالک میں مسلمان اکثریت میں ہوں وہاں حکومت اسلامی اکثریت کی ہونی چاہئے تو پھر کامل انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ دوسرے ممالک کو بھی یہ حق دیا جائے کہ وہاں کی مذہبی اکثریتیں اپنے اپنے مذہب کے احکامات کے مطابق امور مملکت بجا لائیں۔ پاکستان کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس کے قریبی ہمسایہ ملک بھارت میں ہندو قانون ملکی قانون کی حیثیت سے رائج ہو اور تمام شہریوں پر یکساں لاگو ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ جس دن ایسا ہوا وہ دن بھارت کے دس کروڑ مسلمانوں کے لئے ایک المناک دن ہوگا کیونکہ اس دن وہ سب کے سب بھارت میں باعزت طور پر زندہ رہنے کے تمام حقوق سے محروم کر دیئے جائیں گے۔ پھر یہ کہ اگر بھارت میں منوسمرتی کے مطابق حکومت بن سکتی ہے تو اسرائیل کو یہ حق کیوں نہیں دیا جاسکتا کہ وہ بھی اپنے ملک میں یہود اور غیر یہود دونوں پر طالمود کے قانون کے مطابق حکومت کرے اگر واقعۃً ایسا ہوا تو نہ صرف اسرائیل کے رہنے والے غیر یہودی شہریوں کے لئے بلکہ خود یہودیوں کی ایک بڑی تعداد کے لئے بھی زندگی ایک عذاب بن کر رہ جائے گی۔ مختلف ممالک میں مذہبی حکومتوں کے قیام کا تصور تبھی درست ہوگا اگر ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کیا جائے کہ جن ممالک میں مسلمان اکثریت میں ہیں وہاں اسلامی ریاست میں شریعت کو جبراً ڈنڈے کے زور سے نافذ کر دیا جائے۔ مگر اس طرح پھر دنیا بھر کو ایک متناقض صورتحال کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ ایک طرف تو کامل انصاف کے نام پر تمام ممالک کو یہ حق دیا جائے گا کہ وہ اپنے عوام پر اکثریت کے مذہب کا قانون مسلط کر دیں، دوسری طرف ہر ملک میں مذہبی اقلیتوں سے ان کے ہر فعل پر اکثریت کے مذہبی قانون کے مطابق مؤاخذہ کیا جائے گا جس پر وہ

ایمان ہی نہیں رکھتیں۔ پس کیا یہ صورتحال کامل انصاف کے ساتھ اسلامی تصور کی رسوائی کا موجب نہیں ہوگی؟ اسلامی شریعت کے نفاذ کی باتیں کرنے والوں نے اس الجھن اور مخمصہ کے متعلق نہ تو کبھی سوچا ہے اور نہ اسے حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ میرے نزدیک اسلامی تعلیم کا لب لباب یہ ہے کہ امورِ مملکت کو چلانے کے لئے بنیادی اصول یہ ہے کہ سب کے ساتھ یکساں اور کامل انصاف کرنا ہے۔ اگر اس اصول پر عمل کیا جائے تو ہر ملک کی حکومت گویا ایک اسلامی حکومت بن جائے گی۔ ان دلائل کی روشنی میں اور خاص طور پر لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّین جیسے اہم حکم کی موجودگی میں مَیں سمجھتا ہوں کہ مذہب کو امورِ سلطنت اور قانون سازی میں کوئی بالا اختیار دینے کی ضرورت نہیں۔

## اسلام اور ریاست

قرآن کریم کے گہرے مطالعہ کے بعد میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ قرآن کریم جب حکومت کے موضوع پر بات کرتا ہے تو مسلم اور غیر مسلم ممالک میں امتیاز نہیں کرتا اور امور سلطنت کی بجا آوری کے سلسلہ میں جو معیار قائم کرتا ہے اس کے اوّل مخاطب اگرچہ مسلمان ہیں لیکن دراصل مخاطب تمام بنی نوع انسان ہیں۔ اس ضمن میں قرآن کریم نے جو تعلیم دی ہے وہ ہندوؤں، سکھوں، بدھوں، عیسائیوں، یہودیوں، مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے پیروکاروں غرضیکہ سب کے لئے یکساں طور پر قابل عمل ہے۔ اس تعلیم کا خلاصہ جن آیات میں بیان ہوا ہے ان میں سے ایک آیت پہلے درج کی جا چکی ہے۔ اس مضمون کی بعض دیگر آیات درج ذیل ہیں۔

﴿فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾ (النساء: 66)

ترجمہ:۔ نہیں۔ تیرے ربّ کی قسم! وہ کبھی ایمان نہیں لا سکتے جب تک وہ تجھے ان امور میں منصف نہ بنا لیں جن میں ان کے درمیان جھگڑا ہوا ہے۔ پھر تو جو بھی فیصلہ کرے اس کے متعلق وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور کامل فرمانبرداری اختیار کریں۔

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُھَدَآءَ لِلّٰہِ وَلَوْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ۔ اِنْ یَّکُنْ غَنِیًّا اَوْفَقِیْرًا فَاللّٰہُ اَوْلٰی بِھِمَا۔ فَلَا تَتَّبِعُوا الْھَوٰٓی اَنْ تَعْدِلُوْا۔ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا﴾ (النساء:136)

ترجمہ:۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو۔ اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلوتہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔

احادیث مبارکہ میں اس موضوع پر بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر حاکم اور صاحب امر اللہ تعالیٰ کے حضور براہ راست اس بات کا جوابدہ ہے کہ وہ اپنی رعایا اور ماتحتوں کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔ چونکہ اس موضوع پر سیر حاصل بحث ہو چکی ہے اس لئے اس پر مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس بحث کا لُبِّ لباب یہ ہے کہ اسلام ایک ایسی کامل اور غیر جانبدار مرکزی حکومت کا تصور پیش کرتا ہے جس میں ریاست کے شہری ہونے کے لحاظ سے سب برابر ہوں اور سب پر قوانین کا یکساں اطلاق ہو اور مذہبی اختلافات کا امورِ سلطنت میں کوئی عمل دخل نہ ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام مسلمانوں کو خبردار کرتا ہے کہ وہ دنیوی معاملات میں رائج الوقت قانون کی اتباع کریں۔ چنانچہ فرماتا ہے:

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا﴾

(سورۃ النساء آیت:60)

ترجمہ:۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں (اولوالامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

لیکن جہاں تک خدا اور بندہ کے تعلق کا سوال ہے یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو مذہب سے مخصوص ہے اور ریاست کو اس میں مداخلت کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ ہر شخص پوری طرح آزاد ہے کہ جو عقیدہ چاہے رکھے اور اس کا اظہار کرے۔ ہر شخص کا یہ بنیادی حق ہے کہ وہ اپنے مذہب کے مطابق اللہ تعالیٰ یا کسی بت کی پرستش کرے۔

پس اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ مذہب کا کوئی حق نہیں کہ وہ ان معاملات میں دخل اندازی کرے جو خالصتاً ریاست کے دائرہ کار میں آتے ہیں نہ ہی حکومت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مذہبی معاملات میں مداخلت کرے۔ اسلام نے جملہ حقوق اور فرائض کا اتنی وضاحت کے ساتھ تعین کر دیا ہے کہ کسی ٹکراؤ کی صورت پیدا نہیں ہوسکتی۔ اس موضوع سے متعلق بہت سی آیات کا مذہبی امن کے ضمن میں ذکر کیا جا چکا ہے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ بعض دفعہ بہت سے سیکولر ممالک اپنی حدود سے تجاوز کر جاتے ہیں اور یہی حال مذہبی ریاستوں یا ان ریاستوں کا ہے جن پر مذہب کے ٹھیکیدار مسلّط ہیں۔ ایسے ممالک جہاں مذہبی جنونیوں کی حکومت ہو ان کے لئے ہمدردی کے جذبات تو شاید پیدا نہ ہوں لیکن ان کے ہاں غیر متوازن نظریات کا پایا جانا کسی حد تک قابل فہم ہے، مگر جب اس قسم کی خام اور طفلانہ حرکات کا مظاہرہ ان سیکولر ممالک میں بھی کیا جائے جو بزعم خود روشن خیال اور ترقی یافتہ کہلاتے ہیں تو یقین نہیں آتا۔ بدقسمتی سے بنی نوع انسان کے سیاسی طرزعمل میں صرف یہی ایک بات نہیں جسے سمجھنا مشکل ہے حقیقت یہ ہے کہ جب تک سیاست اسی طرح قومی مفادات کی اسیر رہے گی اور اس کی سوچ قومیت کے تنگ دائرہ سے باہر نہیں نکلے گی اس وقت تک سیاست میں اصول نام کی کوئی چیز موجود نہیں ہوگی۔ جب تک قومی تعصبات سیاسی فکر پر حاوی رہیں گے اور جب تک قومی مفاد سے تصادم کی صورت میں سچائی، دیانت اور عدل وانصاف کو نظر انداز کیا جاتا رہے گا اور حب الوطنی کی یہی تعریف کی جاتی رہے گی انسانی سیاست اسی طرح مشکوک، متناقض اور متنازعہ رہے گی۔

قرآن کریم حکومت اور عوام کی جو ذمہ داریاں بیان فرماتا ہے ان میں سے بعض کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے مثلاً خوراک، لباس، رہائش اور دیگر بنیادی ضروریات زندگی کی فراہمی، عالمی امداد کے اصول، حکومت اور عوام کے احتساب کا طریق کار، حکومت اور عوام کس طرح ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں؟ حقیقی انصاف کیا ہے؟ عوام کی تکالیف کا خود احساس کرنا تا کہ انہیں اپنے حقوق کے لئے آواز اٹھانے کی کوئی ضرورت نہ رہے۔ یہ سب امور پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ اسلامی نظام میں حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ عوام کے مسائل سے باخبر رہے اور انہیں اپنے حقوق کے حصول کے لئے ہڑتالوں کی ضرورت نہ پیش آئے۔ آجر اور اجیر کے جھگڑے نہ ہوں اور نہ ہی مظاہروں اور توڑ پھوڑ کی نوبت آئے۔ قرآن کریم نے ان سب کے علاوہ بعض اور ذمہ داریاں بھی بیان فرمائی ہیں جن کا اب ہم مختصر ذکر کرتے ہیں۔

قرآن کریم فرماتا ہے:

﴿وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِیَانَۃً فَانْبِذْ اِلَیْھِمْ عَلٰی سَوَآءٍ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْخَآئِنِیْنَ﴾

(سورۃ الانفال آیت ۵۹)

ترجمہ:۔ اور اگر کسی قوم سے تو خیانت کا خوف کرے تو ان سے ویسا ہی کر جیسا انہوں نے کیا ہو۔ اللہ خیانت کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

اس سے مراد یہ ہے کہ ایسے طریق پر حکومت نہ کرو جس کے نتیجہ میں فتنہ وفساد بڑھے اور عوام کے مصائب ومشکلات میں اضافہ ہو۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ مؤثر اور مثبت رنگ میں محنت کرے یہاں تک کہ معاشرہ ہر لحاظ سے امن وآشتی کا گہوارہ بن جائے۔

﴿اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ۔ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ۔ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ﴾ (سورۃ النمل آیت :63)

ترجمہ:۔ یا (پھر) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کا وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

## بین الاقوامی تعلقات کی بنیاد کامل انصاف پر ہے

حقیقت یہ ہے کہ آج ہر سیاست دان چھوٹا ہو یا بڑا اس سلسلہ میں اسلامی تعلیمات کی راہنمائی کا محتاج ہے۔ اسلام ہی وہ مذہب ہے جس میں بین الاقوامی معاملات کی بنیاد کامل عدل وانصاف پر رکھی گئی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ۔ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا۔ ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ۔ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾

(سورۃ المائدۃ آیت ۹)

ترجمہ:۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

میں یہ دعویٰ تو نہیں کرتا کہ میں نے دنیا کے تمام بڑے بڑے مذاہب کے متعلق سب کچھ مطالعہ کر رکھا ہے مگر میں ان مذاہب کی تعلیمات سے بالکل لاعلم بھی نہیں ہوں۔ مجھے ان مذاہب کی کتب میں کوئی ایک بھی ایسا حکم نہیں ملا جو اس قرآنی آیت کے معیار پر پورا اترتا ہو۔ دیگر مذہبی کتب کا تو یہ حال ہے کہ ان میں بین الاقوامی تعلقات کا ذکر شاذ و نادر کے طور پر ہی ملتا ہے تاہم اگر کسی اور مذہب میں بھی ایسی ہی تعلیم پائی جاتی ہو تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اسلام اس تعلیم سے پورے طور پر اتفاق کرتا ہے کیونکہ یہی وہ تعلیم ہے جو عالمی امن کے سلسلہ میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔

آج ساری دنیا امنِ عالم کے مستقبل کے متعلق فکر مند ہے۔ سوشلسٹ دنیا میں رونما ہونے والے عہد ساز تغیرات اور عالمی طاقتوں کے باہمی تعلقات میں بہتری سے امید کی ہلکی سی جھلک نظر آتی ہے۔ لوگ بڑے خوش دکھائی دے رہے ہیں۔ ہمارے اردگرد جو انقلابی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں ان کے ممکنہ نتائج کے بارہ میں دنیا بھر کے سیاسی راہنما نہ صرف انتہائی پرامید ہیں بلکہ ضرورت سے زیادہ خوش نظر آ رہے ہیں خصوصیت سے مغربی دنیا تو کچھ زیادہ ہی پراعتماد ہے اور خوشی سے پھولی نہیں سما رہی۔ امریکیوں کی تو باچھیں کھلی جا رہی ہیں انہیں اپنے جذبات مسرت کو سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے۔ وہ اشتراکی دنیا پر اپنی اس عظیم الشان فتح کے شادیانے بجا رہے ہیں اور بعض لوگ تو اسے خیر کی شر پر اور حق کی باطل پر فتح قرار دے رہے ہیں۔ یہاں دنیا بھر کی جغرافیائی اور سیاسی صورت حال کا مفصل تجزیہ پیش کرنے کا موقع تو نہیں تاہم جولائی ۱۹۹۰ء کے آخر میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں اس موضوع پر تفصیل سے بات کروں گا۔

## اقوامِ متحدہ کا کردار

دنیا میں رونما ہونے والے حالیہ واقعات اور عالمی امن کے مستقبل پر جگہ جگہ جو بحث وتمحیص جاری ہے اس کا یہ پہلو خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اقوام متحدہ کو امنِ عالم کے قیام اور اس کے تحفظ کے سلسلہ میں پہلے سے کہیں زیادہ مؤثر طور پر ادا کرنا ہوگا۔ دو سُپر طاقتوں کے مابین سرد جنگ کے خاتمہ کے بعد امید کی جا رہی ہے کہ عالمی مسائل کے بارہ میں ان کا موقف ایک سا ہو جائے گا جس کے نتیجہ میں سلامتی کونسل میں ویٹو کے حق کا استعمال بھی کم ہو جائے گا اور عالمی مسائل باہمی رضامندی سے طے ہونے لگیں گے اور یوں سلامتی کونسل مستقبل میں ایک نئے روپ میں ہمارے سامنے آئے گی البتہ چین کے متعلق اندیشہ ہے کہ وہ

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

## (بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ)

کی وضاحت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات پیش کی تھیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح فرشتوں کی فوج کی مدد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید ونصرت فرماتا رہا ہے آپ کی زندگی میں ہم دیکھتے ہیں کہ دشمن ہر موقع پر آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا رہا ہے لیکن ہر مرتبہ ناکام ہوا۔

فرمایا دشمن کی ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ ابتدا میں ہی اللہ تعالیٰ کے انبیاء کو ختم کر دیا جائے یا ایسی سورتحال پیدا کر دی جائے کہ لوگ اس نبی کو جھوٹا سمجھیں سب سے بڑھ کر یہ کوشش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کی گئی آپ پر اور آپ کے ماننے والوں پر طرح طرح کی سختیاں کی گئیں سوشل بائیکاٹ کیا گیا تقریباً 3 سال تک آپ اور آپ کے صحابہ بھوک اور پیاس کی سختیاں برداشت کرتے رہے تین سال بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت ابو طالب سے فرمایا کہ بائیکاٹ کا جو معاہدہ قریش نے کیا تھا مجھے میرے خدا نے فرمایا ہے کہ وہ معاہدہ سوائے ''اللہ'' کے نام کے سب کیڑے نے کھالیا ہے ابو طالب نے قریش کو اس بارہ میں بتایا اور جب وہ معاہدہ دیکھا گیا تو بالکل اسی حالت میں تھا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا۔ چنانچہ نرم دل سرداران قریش نے کہا کہ یہ سوشل بائیکاٹ اب بند ہونا چاہئے۔ فرمایا یہ اللہ کی تائید ونصرت ہی تھی کہ اس طرح معاہدہ ختم ہوا اور نہ مسلمانوں میں یہ طاقت نہیں تھی۔ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اپنے بھیجے ہوئے بندوں کے لئے تائید و نصرت کی ہوائیں چلاتا ہے اور اس وعدے کی وجہ سے انبیاء اور ان کی جماعتیں اللہ کے پیغام کو آگے پہنچاتی ہیں۔ اور باوجود سختیوں کے پیچھے نہیں ہٹتیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ پانچ مواقع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایسے پیش آئے تھے جن میں آپ کا بچنا اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے بغیر ممکن نہیں تھا اگر آپؐ خدا کے سچے رسول نہ ہوتے تو ضرور آپؐ ہلاک کئے جاتے ایک موقعہ وہ تھا جب کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا محاصرہ کیا ور تمام قبائل کے سرداران نے ملکر قسمیں کھائیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور قتل کر دیں گے دوسرا موقعہ وہ تھا جبکہ کفار غار ثور کے دہانہ پر پہنچ گئے جبکہ ان کے ساتھ ایک خطرناک خونخوار لشکر بھی تھا اس غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر کے ساتھ مدینہ جانے سے قبل چھپے ہوئے تھے تیسرا موقعہ وہ تھا جب جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالکل اکیلے رہ گئے تھے اور دشمنوں نے آپ کے گرد محاصرہ کرلیا اور آپ پر حملہ آور ہوئے آپ کے دندان مبارک شہید ہو گئے اور آپ ایک گڑھے میں گر گئے تھے چوتھا موقعہ وہ تھا جبکہ ایک یہودی عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت میں زہر دے دیا تھا پانچواں وہ خطرناک موقعہ تھا جبکہ ایران کے بادشاہ خسرو پرویز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا پختہ ارادہ کیا اور ر آپ کو گرفتار کرنے کے لئے سپاہی روانہ کئے تھے ان تمام پرخطر موقعوں پر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اپنی تائید ونصرت ظاہر کرتے ہوئے آپ کو نہ صرف محفوظ رکھا بلکہ آپ کو کامیاب وکامران کیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان پانچوں موقعوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حفاظت وتائید کی ایمان افروز تفصیلات بیان فرمائیں اور آخر پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کی بھی نہایت پرخطر حالات میں حفاظت فرما رہا ہے لیکن اس کی حفاظت اور اس کی تائید ونصرت کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں ہمیشہ دعاؤں میں لگے رہنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اگرچہ یقین تھا کہ جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ آپ کو فتح عطا فرمائے گا لیکن پھر بھی کس طرح رو رو کر گڑ گڑا گڑ گڑا کر والہانہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی کہنا پڑا کہ اے اللہ کے سول جبکہ اللہ کا آپ کے ساتھ تائید ونصرت کا وعدہ ہے تو آپ کیوں اپنی جان کو اس قدر ہلکان کرتے ہیں۔ پس ہم کو بھی ہمیشہ دعاؤں کا سہارا لینا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے طلبگار رہنا چاہئے۔ ❀

## (بقیہ فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی مگر رسول کریم ﷺ کے حضور انکا یہ حال تھا کہ جہاں آپ نے فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔ ان کی اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا کہ آپؐ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے۔ اور آپ کے لب مبارک کو متبرک سمجھتے تھے اگر ان میں یہ اطاعت کی تسلیم کا مادہ نہ ہوتا بلکہ ہر ایک اپنی اصلی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی تو وہ اس قدر مراتب عالیہ کو نہ پاتے میرے نزدیک شیعہ سنیوں کے جھگڑوں کو چکا دینے کے لئے یہی ایک دلیل کافی ہے کہ صحابہ کرام میں باہم پھوٹ، ہاں باہم کسی قسم کی پھوٹ اور عداوت نہ تھی۔ کیونکہ ان کی ترقیاں اور کامیابیاں اس امر پر دلالت کر رہی ہیں کہ وہ باہم ایک تھے اور کچھ بھی کسی سے عداوت نہ تھی۔ ناسمجھ مخالفوں نے کہا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔ مگر میں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کرلیا۔ آپ پیغمبر خدا ﷺ کی شکل وصورت جس پر خدا پر بھروسہ کرنے کا نور چڑھا ہوا تھا اور جو جلالی اور جمالی رنگوں کو لئے ہوئے تھی اسمیں بھی ایک کشش اور قوت تھی کہ وہ بے اختیار دلوں کو کھینچ لیتے تھے۔ اور پھر آپ کی جماعت نے اطاعت رسول کا وہ نمونہ دکھایا اور اس کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو ان کو دیکھتا تھا وہ بے اختیار ہو کر ان کی طرف چلا آتا تھا۔ غرض صحابہ کی سی حالت اور حوادث کی ضرورت اب بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعودؑ کے ہاتھ سے تیار ہو رہی ہے اسی جماعت کے ساتھ شامل کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے تیار کی تھی اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے نمونوں سے ہوتی ہے اس لئے تم جو مسیح موعودؑ کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو۔ باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں، ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ کی تھی

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ج ۲۔ ص ۲۴۶۔ ۲۴۸۔ زیر سورۃ النساء آیت: ۶۰)

## بقیہ ملکی رپورٹیں

بعد ازاں عزیزم وکیل احمد نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ مکرم منیر احمد حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان نے تقریر کی۔ اس کے بعد اطفال عزیزان نے ایک ترانہ پیش کیا۔ پھر دوسری تقریر مکرم شیراز احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت و ناظر تعلیم نے کی۔ اس کے بعد ہفتہ اطفال میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے اور نمازوں میں بہترین حاضری والے اطفال کو مکرم صدر جلسہ نے انعامات دیئے۔ اور اطفال ووالدین کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ اجتماعی دعا کے بعد تمام احباب ومستورات نیز اطفال وناصرات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

ٹور اطفال الاحمدیہ: یوم والدین کے اگلے دن مورخہ ۲۷ اپریل ۰۶ء کو مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان نے ایک ٹور کیا بذریعہ بس جالندھر گئے۔ جہاں اطفال پہلے wonder world میں کھیلوں کے ذریعہ لطف اندوز ہوئے۔ بعد ازاں وہیں water game کے ذریعہ کھیلا اور نہائے۔ یہ ٹور صبح ۱۰ بجے قادیان سے روانہ ہوا تھا۔ وہاں سے اطفال شام ساڑھے ۵ بجے حویلی کے لئے روانہ ہوئے اور وہاں پنجاب کلچر کا مشاہدہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سفر اور ٹور بہت اچھا رہا۔

(نوید الفتح سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان)


شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان



Syed Bashir Ahmed
Proprietor

Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)

Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2378266 ,R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063



J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز

الیس اللہ بکاف عبدہ

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260
(M) 98147-58900
E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in

Mfrs & Suppliers of :
Gold and Diamond Jewellery
Lucky Stones are Available here
Shivala Chowk Qadian (India)



الیس اللہ بکاف عبدہ

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

الیس اللہ بکاف عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

# مچھر قدرت خداوندی کا ایک مظہر

بلال طاہر پاکستان

قرآن مجید ایک کامل اور قائم رہنے والے مذہب کی کامل اور قائم رہنے والی کتاب ہے۔ اس کے احکامات اور نشانات ہر دور کے لئے ہیں اور ہر زمانہ اس سے اپنے ترقی کے لحاظ سے فیض اٹھا سکتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

''اس (کتاب) میں قائم رہنے والی باتیں ہیں''۔ (البینۃ ۴)

سورۃ بقرہ کی ابتداء ہی میں ایک عظیم خالق کا ثبوت اس کی منظم تخلیق کو اور اس تخلیق کے دقیق در دقیق پہلوؤں کو قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔

''اللہ ہرگز نہیں شرماتا کہ وہ کسی چیز کی مثال دے خواہ وہ مچھر جیسی ہو یا اس سے بھی چھوٹی۔'' (البقرۃ ۲۷)

گویا اگر انسان اس چھوٹی سی چیز پر بھی غور کرے تو وہ خدا تعالیٰ کی عظیم تخلیق کا اقرار کئے بغیر نہ رہ سکے گا اور یہ ماننے کے بعد کہ یہ تخلیق اور یہ نظام اتفاقات کا نتیجہ نہیں بے اختیار پکار اٹھے گا۔ ''پاک ہے اللہ جو سب خالقوں سے بہتر ہے۔''

آیئے اس چھوٹے سے نمونہ قدرت یعنی مچھر کا مختصر احوال جانتے ہیں۔

ایک محتاط اندازے کیمطابق اس وقت دنیا میں مچھر کی 2500 نسلیں موجود ہیں جن میں سے صرف چند انسان کو کاٹتی ہیں۔ نیز جو نسلیں انسان کا خون پیتی ہیں ان میں سے بھی صرف مادہ مچھر انسان یا جانوروں کا خون پیتی ہے جبکہ نر مچھر درختوں کے جوس وغیرہ پر گزارہ کرتا ہے۔ جبکہ انڈوں کے بننے کے عمل میں جو خون مادہ مچھر استعمال کرتی ہے اس کا صرف ایک فیصد انسانی خون فراہم کرتا ہے جبکہ باقی پرندوں، خرگوش، گائے اور دیگر جانوروں کے خون سے پورا ہوتا ہے۔

مچھر کا تمام نظام ہی حیرت انگیز ہے۔ پمپنگ سٹیشن، کیمیائی لیبارٹری، راڈارز، ڈرل مشین اور فرسٹ ایڈ باکس پر مشتمل یہ چھوٹا سا ادھر سے ادھر اڑتا ہوا کیڑا آج بھی تمام عالم کے لئے خدا تعالیٰ کی حمد وثنا کا ایک موقع فراہم کر رہا ہے۔

مچھر زیادہ تر منطقہ حارہ (Tropical Region) کے ممالک میں پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض شمالی خطے کے ممالک مثلاً ناروے، سکاٹ لینڈ، فن لینڈ، سویڈن اور الاسکا وغیرہ میں بھی ملتا ہے۔

## پیدائش اور نشوونما

مچھر عموماً کھڑے پانی مثلاً برف کے پگھلے ہوئے پانی، بارش کے جمع شدہ پانی، کھیتوں میں کھڑے ہوئے پانی، جوہڑوں، تالابوں اور چھپڑوں میں انڈے دیتے ہیں۔ مچھر کی مختلف نسلیں مختلف قسم کے پانی پر انڈے دینا پسند کرتی ہیں۔ انڈوں سے لاروے نکلتے ہیں جو پانی کی سطح پر بھنبھناتے ہوئے نظر آتے ہیں پھر پیوپا (Pupa) بننے کے بعد وہ ایک بالغ مچھر میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ یہ تمام عمل بعض اوقات تین سے چار ہفتوں پر محیط ہوتا ہے لیکن اگر موافق آب وہوا مل جائے تو بعض اوقات دو ہفتوں سے بھی کم وقت میں انڈے سے ایک بالغ مچھر بن جاتا ہے۔ مچھر کی بعض نسلیں ہر مربع فٹ پر دس ہزار انڈے دیتی ہیں اور ان میں سے اکثر سے لاروے نکل آتے ہیں۔

## مچھر کا حملہ

مچھر ۲۴ گھنٹے میں صرف ایک دفعہ حملہ کرتا ہے اور باقی کا وقت کھانے کو ہضم کرنے میں صرف کرتا ہے۔ سب سے پہلے مچھر اپنے راڈار سسٹم سے جاندار جسم، جس میں سے اسے خون حاصل ہو سکے، کو ڈھونڈتا ہے اور بعد ازاں وہاں آبیٹھتا ہے۔

جس جگہ مچھر نے خون حاصل کرنے کے لئے اپنی سونڈ سے سوراخ کیا ہو وہاں وہ پہلے ایسی دوائی ڈالتا ہے جو خون کو جمنے اور پھٹکیاں بننے سے محفوظ رکھتی ہے۔ مچھر کی سونڈ میں چھ سوئیاں ہوتی ہیں جن میں سے بعض سوئی کی طرح کے سرے رکھتی ہیں اور کھال میں سوراخ کرنے کے کام آتی ہیں جبکہ بعض آری کی طرح کے دندانے رکھتی ہیں اور اس سے سوراخ کو حسب ضرورت بڑا کرنے کے کام آتی ہیں۔

خون حاصل کرنے کے لئے مچھر پہلے خون کو اپنے جسم میں موجود لیبارٹری میں ٹیسٹ کرتا ہے اور اس کے کیمیادی اجزاء اسے بتاتے ہیں کہ یہ خون صحت افزا ہے کہ نہیں۔ اگر وہ خون صحت افزا ہو تو مچھر کے حلق سے پہلے موجود پمپ حرکت میں آتے ہیں اور خون جسم میں پہنچانا شروع کر دیتے ہیں۔ مچھر بہت بسیار خور ہوتا ہے اور اگر خون اچھا ہو اور مچھر بھی خوش خور ہو تو ایک دو ملی گرام کا مچھر بھی اپنے وزن سے دو سے تین گنا زیادہ خون پی جاتا ہے۔

## حملے کا طریق

مچھر کے حملے کے بارے میں بعض حیرت انگیز باتیں درج ذیل ہیں۔

۱- حملے کے وقت مچھر کی بھنبھناہٹ اس کے پروں کی تیز پھڑاہٹ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ایک عام مچھر ایک سیکنڈ میں قریباً ۵۰۰ سے ۶۰۰ دفعہ اپنے پر ہلاتا ہے۔

۲- مچھر کی دو ایسی آنکھیں ہوتی ہیں جن سے وہ بیک وقت کئی طرف دیکھ سکتا ہے (Compound Eyes) لیکن وہ حملے میں ان سے بہت کم مدد لیتا ہے۔

۳- مچھر انسانی خون پینے اور دوسری جگہ منتقل ہونے کے باوجود ایڈز جیسی مہلک بیماری نہیں پھیلاتا کیونکہ یہ Virus HIV (ایڈز کے جراثیم) کو ہضم کر لیتا ہے اور وہ اس کی غذا بن جاتے ہیں۔

## مچھر کا نظام ہضم

مچھر ایک دم کھانے کو ہضم نہیں کرتا بلکہ اس کے اندر ہاضمہ کا ایک بہت منظم نظام ہے۔ یہ نظام کئی گھنٹوں پر محیط ہوتا ہے۔

جب مچھر کو اپنی غذا حاصل کئے ۳ سے ۴ گھنٹے گزر جاتے ہیں تو اس کے جسم سے ٹرپسن (Trypsin) نامی ایک مادہ نکلتا ہے اور تھوڑی مقدار میں ہونے کی وجہ سے کچھ کھانا تو ہضم کر دیتا ہے اور باقی کھانے کی مقدار اور حالت کے مطابق واپس جا کر رپورٹ کرتا ہے کہ سٹور (یعنی مچھر کے پیٹ) میں اس وقت اس قسم کا اتنا خون موجود ہے جو ہضم کرنا ہے۔ اس مقدار کے مطابق جسم اندازہ کرتا ہے کہ کتنا اور ٹرپسن اس غذا کو ہضم کرنے کے لئے درکار ہے۔ ۱۰ سے ۱۲ گھنٹے بعد بڑی مقدار میں جو اندازے کے مطابق ہوتی ہے (Trypsin) نکلتا ہے اور باقی سارے کھانے کو بھی ہضم کر دیتا ہے۔

مچھر انسانی خون یا جانوروں کے خون میں سے صرف پروٹین لیتا ہے اور اسکو کیمیائی عمل کے ذریعے Amino Acid میں تبدیل کرتا ہے جو کہ اس کی اصل غذا ہے۔ باقی کا خون مچھر ہضم کرنے کے بعد جسم سے خارج کر دیتا ہے۔

## مچھر کی زندگی

مچھر کی زندگی مختلف چیزوں کی وجہ سے لمبی یا چھوٹی ہوتی ہے۔ مثلاً نمی، درجہ حرارت اور موسم۔ عموماً مادہ مچھر کی زندگی، نر مچھر سے زیادہ ہوتی ہے۔ نر مچھر عموماً ایک ہفتہ تک زندہ رہتا ہے جبکہ مادہ مچھر ایک ماہ تک عموماً زندہ رہ سکتی ہے لیکن مندرجہ بالا عوامل اس پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ مچھر عموماً اپنی جائے پیدائش سے صرف ایک میل کے اندر اندر رہتے ہیں لیکن بعض اقسام کے مچھر اپنی جائے پیدائش سے ۷۵ میل کے فاصلے تک چلے جاتے ہیں۔

غرض اتنے مختصر اور حقیر سے کیڑے میں خدا تعالیٰ نے کیا عظیم الشان نشانات رکھے ہیں اور پھر یہ کائنات کا ذرہ برابر حصہ بھی بے مقصد نہیں بلکہ یہ کئی جانداروں کی خوراک ہے۔ مینڈک، چھپکلیاں، سانپ، مچھلیاں اور پرندے بھی اسے اپنی غذا بناتے ہیں اور زندہ رہتے ہیں۔

کیا کوئی انسان اس ننھے سے کیڑے اور اس کے نظام کو دیکھ کر یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ ایک اندھے ارتقاء کا نتیجہ ہے یا اس کی پیدائش اور نشوونما محض اتفاق کا نتیجہ ہے ہرگز نہیں کوئی عقلمند تو اس کے بارے میں اندھے ارتقاء کا قائل نہیں ہو سکتا بلکہ وہ تو محض اتنا ہی کہہ سکتا ہے۔ ''ایک وہی اللہ برکت والا ثابت ہوا جو سب تخلیق کرنے والوں سے بہتر ہے۔'' (المومنون ۱۵) ❁

---

## 115واں جلسہ سالانہ قادیان 2006ء
## مورخہ 26-27-28 دسمبر 2006ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 115 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2006ء (بروز منگلوار، بدھوار، جمعرات) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ **مجلس مشاورت**:: جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 18 ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر (بروز جمعہ) منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

**2 and 3 Bed Rooms Flat**
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
*Flat Available*
Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

# برازیل

(اقبال احمد نجم شاهد)

یہ دنیا کا پانچواں بڑا ملک اور تقریبا امریکہ کے برابر ہے اور جنوبی امریکہ کا نصف ہے۔ اسکی سرحدیں سوائے ایکواڈور اور چلی کے سب ممالک ساؤتھ امریکہ سے ملتی ہیں۔ شمال سے جنوب تک کوئی 4320 کلو میٹر اور مشرق سے مغرب تک 4328 کلو میٹر ہے۔ اس کی زمینی سرحدیں 15719 کلو میٹر اور ساحلی 7408 کلو میٹر ہیں۔ ہو. ساؤتھ امریکہ کی نصف آبادی یہاں رہتی ہے۔ اس ملک کے پانچ زون کئے جاسکتے ہیں۔ ایمازون کی ترائی جو اس ملک کا شمالی اور کچھ جنوبی حصہ ہے اور ملک کا 1/3 سے زیادہ ہے۔ بکثرت بارش ہوتی ہے۔ اور سیلاب آتے رہتے ہیں جنگلات سے یہ علاقہ پٹہ پڑا ہے۔ دوسرا زون دریائے Plata کا ترائی کا علاقہ ہے۔ یہاں بھی بھرپور جنگلات ہیں اور یہاں کا موسم ٹھنڈا ہے۔ پہلے زون کی طرح گرم نہیں ہے تیسرا زون ایمازون کے شمال کے بہت بلند علاقے ہیں جن میں جنگل ہی جنگل ہیں۔ گرم موسم میں 1250 ملی میٹر سالانہ تک بارش ہوتی ہے جبکہ زون نمبر ایک میں جو ایمازون کی ترائی کا علاقہ ہے 3750 سے لے کر 5000 ملی میٹر تک بارش ہوتی ہے۔ چوتھا زون ایمازون سے جنوب مشرقی اور دریائے Plata سے شمال مشرقی جانب کا علاقہ ہے جو 300 سے 900 میٹر بلند اور سلسلہ کوہ کا علاقہ ہے اس میں بلند چوٹی جو ہے وہ Pico de Bendera، 2898 میٹر ہے جبکہ تیسرے زون میں Pico de Neblina 3014 میٹر کی بلند چوٹی بھی موجود ہے جو گی آنا کی طرف وینز ویلا کی سرحد پر واقع ہے۔ پانچواں علاقہ Great es carpamento کا علاقہ کہلاتا ہے اس میں چند ایک دریا بہتے ہیں۔ ایمازون دنیا کا بڑا دریا ہے اور اس علاقے کو دنیا کا پھیپھڑا بھی کہتے ہیں کیونکہ یہاں کے جنگل دنیا کو آکسیجن مہیا کرنے والے ہیں۔ یہاں اب تک پرانے طرز کی انڈین آبادیاں ہیں جو درختوں کے درمیان جھولا سا باندھ کر اس میں سوتے ہیں۔ کیونکہ اس علاقہ میں حشرات الارض کی بھی کثرت ہے یہاں کے پانیوں میں 500 سے زائد قسم کی خوبصورت مچھلیاں پائی جاتی ہیں اور بہت سے پرندوں کی اقسام بھی ہیں اور پودوں کی بھی بے شمار اقسام ہیں۔ Eel (ایل) مچھلی یہاں پائی جاتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے الیکٹرک شوک کے ذریعہ دشمن کے ساتھ مقابلہ کرنے کا انتظام رکھا ہوا ہے چنانچہ ایمازون (Amazon) کی ترائی دریائے Plate کی ترائی تو بجانب guiana کی بلندیاں۔ ایمازون کا شمال اور برازیل کی بلندیاں اور جنوبی ایمازون کے جانب اور اسکی ساحلی پٹی یعنی یہ دو بڑے دریاؤں کا علاقہ ہی برازیل کا سب سے علاقہ بن جاتا ہے یہاں کا اوسط ٹمپریچر ۲۷ سنٹی گریڈ سے زیادہ رہتا ہے اور شمالی خشک علاقوں میں ۴۲ سنٹی گریڈ تک بھی ہو جاتا ہے recife سے لیکر Rio de janiso تک ٹمپریچر ۲۳ سنٹی گریڈ سے ۲۷ سنٹی گریڈ اور ساحل کے ساتھ ۱۸ سے ۲۱ سنٹی گریڈ رہتا ہے اور Rio de janiso سے لے کر urgency تک یعنی جنوب میں درجہ حرارت 17 سے لے کر 19 تک رہتا ہے۔

خاکسار کو ۱۹۸۵ سے لے کر ۱۹۸۸ تک یہاں بطور مبلغ اول رہنے کا موقع ملا ہے۔ اور میرا قیام Rio de janeiro میں رہا ہے کئی بار جنوبی برازیل میں سے ہوتے ہوئے پارا گوائے اور ان کے دارالخلافہ برازیلیاہ جانے کا بھی اتفاق ہوا ہے۔ یہ ملک بلکہ یہ سب علاقے قدرتی دولتوں سے مالا مال ہیں۔

## سیاست اور سوشل تاریخ

سب سے پہلے یہاں ۱۵۰۰ میں pedro Alrares اور اس کے پیچھے پیچھے Amerigo vespuca کو پرتگال سے بھجوایا گیا تا کہ زیادہ معلومات حاصل کرنے اور پرتگالیوں نے یہاں پر حکومت کرنے کا طریق پرانے جاگیرداری کا نظام جیسا رکھا۔ سربراہ کی اس حیثیت کو capitania کہا جاتا تھا اور بعد میں یعنی ۱۵۷۲ میں اس کو وائسرائے کہا جانے لگا۔ اور اسی سال برازیل کی نوآبادی کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ ایک کا دارالخلافہ salvador کا شہر مقرر کیا گیا۔ پرتگالی بادشاہ یہاں سے ذاتی اور ریاستی محصول کا مطالبہ کرتا تھا۔ 1807ء میں جب فرانس نے پرتگال پر حملہ کیا تو بادشاہ joao vi برازیل آگیا۔ جس کو بحفاظت برطانوی نیوی نے پہنچایا تھا Rio de Janiero کا شہر بادشاہ کی راجدھانی بن گیا۔ برٹش نیوی نے جو خدمت سرانجام دی تھی اس کا عوضانہ یہ ملا کہ برازیل کی تمام بندرگاہیں اُن کے لئے کھول دی گئیں تا کہ وہ آزادانہ کاروبار کرسکیں۔ بادشاہ امن ہونے پر 1821ء کو پرتگال لوٹ گیا اور برازیل میں اپنے بیٹے خوبصورت پیدرو کو چھوڑ گیا۔ اس نے حکومت کا کنٹرول برازیلی پارلیمنٹ کو دینے سے انکار کر دیا اور 7 ستمبر 1822ء کو محافظ برازیل کا لقب اختیار کر کے یہاں کا بادشاہ بن گیا۔ چنانچہ یکم دسمبر 1822ء کو شہر Rio میں اُسے تاج پہنایا گیا۔ اس کی بدقسمتی کہ شمال میں بغاوت ہوگئی اور Urugnay کا چھوٹا سا ملک علیحدہ ہو گیا اور اُس نے آزادی کا اعلان کر دیا۔ یہ اپنی ذاتی زندگی میں عیاش اور عاشقانہ مزاج کا شخص تھا۔

بالآخر ایک فوجی کاروائی کے ذریعہ سے اِسے مجبور کیا گیا کہ اپنے بیٹے Pedro II کے حق میں دستبردار ہو جائے چنانچہ اس نے ایسے ہی کیا اور اپنی حکومت اپنے بیٹے کے سپرد کر دی۔ یہ چھوٹی عمر کا تھا اس کی بہن Isabel حکومت کے کاموں میں اس کی مدد کرتی رہی۔ یہ لبرل تھے اور اس کے زمانہ میں تعلیم رسل و رسائل زراعت میں کافی ترقی ہوئی۔ بدعنوانی کا قلع قمع کیا گیا۔ اس نے یورپ سے نقل مکانی کی حوصلہ افزائی کی۔ 13 مئی 1888ء کو غلامی کو ختم کر دیا گیا۔

فوج اور نیوی 1889ء تک جبکہ پارا گوائے نے جنگ چھیڑ دی تھی بے تعلق رہے۔ بادشاہ دو سال بعد یورپ چلا گیا اور پیرس کے ایک ہوٹل میں وفات پائی۔ برازیل کے انقلابیوں نے حکومت پر قبضہ کر لیا 1922ء میں جب آزادی کی سالگرہ منائی گئی تو بادشاہ کے خاندان کو برازیل آ کر رہنے کے لئے دعوت دی گئی۔ اور بادشاہ سابق Don pedro کا جسم یورپ سے لا کر Petro polis کے کیتھڈرل میں دفنایا گیا۔ یہ شہر 1962ء تک برازیل کا سرمائی دارالخلافہ رہا۔ گرمیوں میں اسمبلی کے سیشن Rio کی بجائے یہاں ہوتے تھے۔ اب یہاں ٹیکسٹائل انڈسٹری نے کافی ترقی کی ہے۔ اور سیاحت کا مرکز بھی ہے۔ خوبصورت مناظر کے لحاظ سے ہائیکنگ اور گھوڑ سواری اور سائیکلنگ کے لئے اچھی جگہ ہے یہاں پر میوزیم امپیریل بھی ہے اور یہاں کے لوگ بھی اندرون برازیل کے ہونے کی وجہ سے بندرگاہ کے لوگوں سے نسبتاً سنجیدہ ہیں۔ بس rio سے ہر 30 منٹ کے بعد Noro Rio Rodoviaria سے چلتی ہے یہاں ہر طرح کی سہولیات موجود ہیں اور گرمی بھی کم ہوتی ہے اور سب سے عجوبات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کا مشن بھی اس شہر میں 1889 سے کام کر رہا ہے اور آج کل وہاں پر مکرم وسیم احمد صاحب ظفر مشنری انچارج ہیں۔

برازیل کی پرانی ریپبلک کی تاریخ یوں ہے 1889ء سے 1930ء تک یہ ملک کئی انقلابی تحریکات کا مرکز رہا۔ برازیل نے جرمنی کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا اور پھر برازیلی دستے اٹلی میں جا کر لڑتے رہے۔ پھر انقلابی لیڈر Getulio Vargas نے جو Rio کے صوبے کا گورنر بھی تھا اور غریبوں کا مائی باپ اور ہمدرد کہلاتا تھا۔ یہاں کے صدر واشنگٹن لوئیس کو فارغ کر کے خود صدارت سنبھال لی اور بلا شرکتِ غیر صدر اور ڈکٹیٹر بن گیا۔

ماڈرن نقل مکانی 1850ء تک تو شروع نہ ہوئی تھی 1884ء سے 1954ء کے دوران یورپ سے ہی صرف 4,6 ملین لوگ آئے تھے جن میں 32 فیصدی Italien (اٹیلین) 30 فیصدی پُرتگالی 14 فیصدی سپینش 4 فیصدی جرمن اور باقی دیگر قومیتوں کے 50 ہزار کے قریب لوگ ہوں گے۔ یہاں ایک ملین جاپانی بھی ہیں جو برازیلین جاپانی نسل کے ہیں یہاں کی موجودہ آبادی میں 54 فیصد سفید فام اور 40 فیصدی مخلوط اور 5 فیصد افرو برازیلین ہیں باقی یا انڈین ہیں یا ایشین ہیں۔ بہت نسلیں یہاں آپس میں مخلوط ہوئی ہیں۔ برازیلی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے چھ نسلیں بنائیں اور ہم نے انہیں خلط ملط کر کے ساتویں نسل بنا دی۔ یہ اچھی بات ہے کہ ہر شخص اپنے آپ کو یہاں پہلے برازیلی کہتا ہے پھر کچھ اور۔ چنانچہ سفید فام جنوب کی طرف چھائے ہوئے ہیں۔ جہاں یورپین مہاجرین کا سیلاب آیا ہوا ہے۔ شمال کی طرف ایسا نہیں ہوا۔ جرمن مہاجرین بھی کثرت سے جنوبی امریکہ میں پناہ گزین ہیں اور برازیل میں بھی بکثرت صوبہ Santo Catarina اور صوبہ Rio Grande De Sul اور صوبہ Parana میں بیٹھے ہیں اور انکی پیروی میں مزید جرمن، اٹیلین، پولش اور سلواکین آتے چلے گئے۔ انہوں نے ڈیری فارم اور کسانوں کا کام شروع کیا۔ مختلف جگہوں پر ان تینوں صوبوں میں خاص طور پر اپنی زبان تہذیب رہن سہن کو سنبھالے بیٹھے ہیں۔

برازیلی کلچر زیادہ تر مجموعی طور پر افریقین اثرات لئے ہوئے۔ یہ ان لوگوں کی اولادیں ہیں جن کو بطور غلام کے افریقین ممالک سے بیگار کے لئے لایا گیا تھا۔ ان کی وجہ سے اس ملک کا میوزک، مذہب دستر خوان بہت متاثر ہوا ہے۔ Saoluis, Bahia, Sanpablo کے صوبوں میں افریقین کلچر کے زیادہ اثرات پڑے ہیں۔ یہاں تمام ملک میں سیاہ فام نسل کے خلاف کوئی کھچاوٹ نہیں ہے یورپ اور امریکہ کے لوگ برازیلیوں کو کلر بلائینڈ کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ اسلام کے قریب ہیں اس ملک میں 221 قبائلی گروپ پائے جاتے ہیں اور چار زبانوں کے بولنے والے بڑے گروپ ہیں جو یہ ہیں۔ Tupi Gurani Ge Arawak بعد میں زیادہ آبادی ساحلی علاقوں میں یا شہروں کی طرف مرتکز ہوگئی پرتگالیوں نے زراعت سے زیادہ فائدہ اٹھایا Sao Paulo اور Mina میں زیادہ ترقی ہوئی۔ یہاں سونا چاندی اور قیمتی پتھر نکلتے ہیں شہروں میں آبادی کے ارتکاز سے سوشل مسائل مثلاً بےروزگاری۔ جرائم۔ رہائش وغیرہ پیدا ہو گئے۔ Espiritusanto Bahia-Gciais-Minas جو افریقین برازیلیوں کے مراکز ہیں ناچ گانے کے زیادہ رسیا ہیں۔ یہ لوگ Yoruba مذہب و نسل کی وہ افریقین غلاموں کی اولادیں ہیں جو نائیجیریا سے پکڑ کر لائے گئے تھے۔ یہ اپنے دیوتا Orixas کی اپنے ناچ میں بھی پوجا کرتے ہیں para اور Amazona صوبوں میں کریبین اثرات ہیں۔

## معاشیات

لاطینی امریکہ کی عظیم ترین اور دنیا کی دسویں بڑی معاشی طاقت ہے۔ لیکن Per capita آمدنی لاطینی امریکہ کے تمام ممالک سے کم ہے پہلے تو سب کچھ ریاست کے ہی کنٹرول میں ہوتا تھا 1945 کے بعد پبلک سیکٹر کی طرف توجہ ہوئی۔ انرجی۔ ہیوی انڈسٹریز۔ ٹرانسپورٹ کی مشینری میں پیسہ لگایا جانے لگا اور 1990 میں ملک مارکیٹ اکانومی کی طرف مڑا، جسمیں ریاست کا زیادہ کردار نہ تھا۔ یہ بہت بڑا زرعی ملک ہے اور زرعی اجناس برآمد کرنے والا ملک ہے دنیا کی سب سے زیادہ کافی یہاں ہوتی ہے سویا اور سنگترے کا جوس پیدا کرنے والا بڑا ملک ہے نیز دنیا کا Cocoa پیدا کرنے والا بڑا ملک ہے اسی طرح گنا اور شکر بھی بہت پیدا کرتا ہے۔ جنگلات اور ماہی گیری کے ذریعہ اور گوشت کے ذریعہ بھی کافی غیر ملکی کرنسی حاصل کرتا ہے لیکن یہاں عجیب بات یہ ہے کہ 10% کسانوں نے ملک کے 80% زمین پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ یہ ملک کان کنی کے اعتبار سے بھی بڑا امیر ملک ہے دنیا کے مثلاً لوہے کے تیسرے بڑے ذخائر یہاں موجود ہیں جو Minas اور Amazono میں ہیں۔ ٹین۔ پیتل اور مگنیشیا یہ برآمد کرتا ہے کان کنی کی کمپنیاں اب 74% پرائیوٹ سیکٹر کو فروخت کر دی گئی ہیں۔ Curv کمپنی نے اعلان کیا ہے کہ انہیں Carajas میں 150 ٹن سونا ملا ہے۔ جو لاطینی امریکہ کی سونے کی سب سے بڑی کان ہوگی جہاں سے 10 ٹن سونا سالانہ نکالا جائے گا CVRD دنیا کا سب سے بڑا کان کن گروپ ہے جن کو 40 بلیین ڈالر کے Explorate کے حقوق حاصل ہیں اور ان کے پاس 500 سال تک کے لوہے کے ریزرو موجود ہیں۔ برازیل کار انڈسٹری میں گھریلو ضروریات کو پورا کرتا ہے اور یہ ملک دو ملیین vehicles سالانہ تیار کرتا ہے اور دنیا کے پہلے دس ملکوں میں سے ایک ہے۔ یہاں مکینیکل اوزار، کیمیکل اور ٹیکسٹائل کی بھی پیداوار ہوتی ہے۔ ادارہ Petrobras جو نصف پرائیوٹ ہے کے ذریعہ 1999 میں تیل کی اوسط پیداوار 1.1 ملیین بیرل سالانہ تھی 1043 بلیین بیرل ریزرو موجود ہیں اور گیس قدرتی کے ریزرو 147 بلیین کیوبک میٹر بجلی اور انرجی کی پیداوار میں بھی نمایاں ترقی ہوئی ہے۔

1990 میں نئی کرنسی متعارف کرائی گئی ملکی معیشت کو متوازن کرنے کی کوشش کی گئی کیونکہ 1970 میں بڑے پراجیکٹس کے لیے قرضے لئے گئے تھے۔ 1980 میں ان کو ری شیڈول کرایا گیا 1983 سے 1985 تک IMF نے کچھ سہولتیں انہیں مہیا کیں جس سے سود کے دباؤ کو کم کرنے میں کچھ مدد ملی لیکن موجودہ برازیل بہت زیادہ مقروض ملک ہے۔ یکم جولائی 1944 کو دوبارہ نئی کرنسی سے ملک کو متعارف کرایا گیا۔ IMF نے 14,5 بلیین ڈالر کا Rescue Package دیا۔ IMF اور امریکہ کو یہ ڈر بھی تھا کہ برازیل کی دگرگوں حالت کا دوسرے ہمسایہ ملکوں کی معیشت پر بھی برا اثر پڑے گا لیکن IMF کی سکیم کامیاب نہ ہو سکی اور نتیجۃً بنک کے مرکزی صدر نے استعفیٰ دے دیا۔

## حکومت

یہاں ملٹری دور کا 1967 کا آئین چل رہا تھا پھر 1988 میں اس کی تجدید کی گئی سینٹ کے 81 ممبر ہیں اور اسمبلی کے 513۔ ہر ایک آزاد ہے اور 5 سال کے لیے صدر کا انتخاب ہوتا ہے۔ صوبوں میں گورنر بھی ہوتے ہیں یہاں کا صدر مقام اب Brasilia ہے یہ نیا تعمیر شدہ شہر ہے اس میں خاص بات یہ ہے کہ کوئی Crossing نہیں ہے یا اوپر سے یا نیچے سے سڑک گزار دیا گیا ہے نائب صدر Jose Samy نے مارچ 1985 میں صدر کے لیئے حلف اٹھایا کیونکہ صدر برازیل SR.Neves کی موت واقع ہوگئی تھی۔ اس کے بعد Fernando Collar de Mello نے 53 فیصد ووٹ لے کر بائیں بازو کو ہرا دیا۔ بد عنوانیوں میں ملوث ہونے کی وجہ سے 21 دسمبر 1992 کو استعفیٰ دینا پڑا اور نائب صدر نے چارج سنبھال لیا اور انہوں نے افلیشن کے خلاف ایک Pakage پیش کیا کہ ایک دفعہ پھر ملک میں نئی کرنسی متعارف کرائی گئی۔ باوجود اتنا کچھ ہونے کے جب ایک دفعہ یہ ملک ورلڈ بنک کی گود میں جا پڑا تو وہاں سے نکلنا مشکل ترین ہوتا جا رہا ہے اگر یہ خود کفالت کی معیشت پر عمل کریں تو شاید اس دلدل سے باہر نکل آئیں۔

بقیہ: اسلام اور قومی و بین الاقوامی سیاسی امن از صفحہ نمبر 8

شاید اس نئی صورت حال میں جذب نہ ہو سکے۔ تاہم اس کے پیچیدہ اقتصادی اور سیاسی مسائل کی موجودگی میں اسے بڑی طاقتوں کے ساتھ تعاون پر آمادہ کر لینا اتنا ناممکن بھی نہیں ہے۔ چین کے متعلق ہمارا اندازہ درست ثابت ہوتا ہے یا نہیں یہ ایک الگ بحث ہے لیکن یہ صاف دکھائی دے رہا ہے کہ آنے والے سالوں میں سیکیورٹی کونسل اور خود اقوام متحدہ واقعات عالم پر اپنی گرفت کے لحاظ سے ایک طاقتور سیاسی آلہ کار بن کر ابھرنے والی ہے جس کے ذریعہ چھوٹی اقوام کو بڑی طاقتوں کی مرضی کے سامنے جھکنے پر مجبور کیا جائے گا۔ واقعہ یہ ہے کہ دیوارِ برلن کے گرنے سے پہلے تو ایسی صورت حال کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ بہر حال یہ سوال اپنی جگہ پر موجود ہے کہ کیا اقوام متحدہ اپنے موجودہ عظیم عدالتی اور انتظامی اختیارات کے ساتھ عالمی امن کے خواب کو حقیقت میں بدل سکتی ہے؟ میرے نزدیک اس سوال کا جواب نفی میں ہے۔ اگر اس جواب میں آپ کو قنوطیت نظر آئے تو میں معذرت خواہ ہوں۔ بات یہ ہے کہ دنیا میں امن اور جنگ کے فیصلے محض بڑی طاقتوں کے باہمی تعلقات پر ہی منحصر نہیں ہوا کرتے بلکہ یہ ایک بہت گہرا اور پیچیدہ مسئلہ ہے جس کی جڑیں قوموں کے سیاسی اور اخلاقی رجحانات میں پیوست ہیں۔

مزید برآں دنیا میں پایا جانے والا اقتصادی تفاوت اور امیر اور غریب ممالک کے درمیان بڑھتا ہوا بُعد بھی مستقبل میں رونما ہونے والے واقعات کے سلسلہ میں لازماً ایک بے حد اہم اور مؤثر کردار ادا کرے گا جس کے بعض پہلوؤں کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ یہ بات بہر حال یقینی ہے کہ جب تک اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک کے مابین اقتصادی تعلقات میں کامل انصاف کے اصول کو نہیں اپنایا جاتا اور جب تک اسے عملاً نافذ نہیں کیا جاتا امن کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ جب تک اقتصادی اور تجارتی ناانصافیاں ہوتی رہیں گی اور غریب ممالک کی دولت کو لوٹا جاتا رہے گا عالمی امن کی ضمانت کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا نیز جب تک رکن ممالک کے ساتھ اقوام متحدہ کے تعلق اور کردار کا واضح طور پر تعین نہیں ہو جاتا امن عالم کا مستقبل تاریک رہے گا۔

ضرورت ایسے اقدامات کرنے کی ہے جن کے ذریعہ حکومتوں کو اپنے عوام پر ظلم وستم ڈھانے سے باز رکھا جا سکے۔ اقوام متحدہ کے پاس کچھ ایسے اختیارات اور طریق کار ہونا چاہیے جس سے وہ دنیا میں کسی بھی جگہ ہونے والی ناانصافی کے خلاف ایک منصفانہ اور مؤثر جہاد کر سکے۔ جب تک ایسا نہیں ہوتا امن عالم کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔

یہ ایک بڑا نازک مگر عالمی امن کے قیام کے لئے بہت ضروری سوال ہے کہ اقوام متحدہ کسی ملک کے داخلی معاملات میں کس حد تک مداخلت کر سکتی ہے لیکن یہ بات طے ہے کہ اگر اقوام متحدہ کی پالیسی کامل انصاف پر مبنی نہ ہو اور سب قوموں کے ساتھ برابری کی بنیاد پر سلوک نہ کیا جائے تو اس صورت میں اقوام متحدہ کو مختلف ملکوں کے اندرونی معاملات میں مداخلت کے مزید اختیارات دینے سے مسائل پیدا زیادہ ہوں گے اور حل کم ہوں گے۔ پس یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پر ٹھنڈے دل کے ساتھ غیر جانبدارانہ طور پر تفصیل سے غور ہونا چاہئے۔

اب تک جو ہوا وہ یہ ہے کہ سوویت یونین اور مشرقی بلاک یہ اعتراف کرنے پر مجبور کر دیئے گئے ہیں کہ سائینٹیفِک سوشلزم کے سب فلسفے ان کی زندگی کو بہتر بنانے میں ناکام ہو چکے ہیں۔ اس اعترافِ ناکامی سے صورت حال بے حد پیچیدہ ہو گئی ہے۔ آئندہ واقعات عالم کیا رنگ اختیار کریں گے، یہ دیکھنے کے لئے ہمیں ابھی کچھ دیر اور انتظار کرنا پڑے گا۔ ابھی ہم یہ نہیں جانتے کہ کیا سوشلزم کلیۃً پسپا ہو جائے گا اور کیا ساری دنیا سرمایہ دارانہ نظام کی طرف پاگلوں کی طرح سرپٹ دوڑ پڑے گی یا ایک ملے جلے مخلوط اقتصادی نظام کے نئے تجربات کئے جائیں گے۔ ابھی ہمیں یہ علم نہیں ہے کہ کیا آمرانہ حکومتوں کا سخت گیر مرکزی کنٹرول ختم ہو جائے گا یا ایسی حکومتیں پارہ پارہ ہو جائیں گی جس کے نتیجہ میں انارکی اور طوائف الملوکی کی سی صورت حال پیدا ہو جائے گی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آمرانہ حکومتوں کا کنٹرول رفتہ رفتہ فرد اور سیاست کے مابین 'کچھ لو کچھ دو' کی بنیاد پر ایک نئے مفاہمتی نظام میں تبدیل ہو جائے اور رفتہ رفتہ شہری آزادیاں واپس مل جائیں اور بنیادی انسانی حقوق کو بحال کر دیا جائے۔ صدر گورباچوف کے نظریات پر سٹرائیکا (Perestroika) (یعنی روس کی سیاسی اور اقتصادی تشکیل نو) اور گلاسنوسٹ (Glasnost) (یعنی حکومتی معاملات میں اظہار کی آزادی اور کھلا پن) اور کٹر کمیونسٹوں کے مابین جاری کشمکش کا نتیجہ کیا ہوگا؟ یہ دیکھنے کے لئے ابھی کچھ اور انتظار کرنا پڑے گا۔

جہاں تک مجھے علم ہے روس کے غیر طبقاتی معاشرہ میں اکثر مراعات کمیونسٹ پارٹی کے عہدہ داروں، نوکر شاہی اور مسلح افواج نے آپس میں بانٹی ہوئی ہیں۔ اہم ترین سوال یہ ہے کہ اب جس انقلاب کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں اور جو نازک مرحلہ درپیش ہے اس میں یہ سب لوگ کیا کردار ادا کریں گے۔ روس میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کے عالمی امن پر امکانی اثرات کا اندازہ کرنے کے لئے پہلے ایسے تمام سوالات کا جواب دینا ضروری ہے۔ دو بڑی طاقتوں کے مابین کشیدگی کی کمی سے امن کی امیدیں وابستہ نہیں کی جا سکتیں اس سے تو بالخصوص تیسری دنیا کے ممالک کئی قسم کے مہیب خطرات کی زد میں آ گئے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ان طاقتوں کے مابین پائی جانے والی بداعتمادی کے باعث کمزور اقوام کو ایک قسم کا تحفظ ملا ہوا تھا۔ ان حالات میں کمزور قومیں کم از کم اپنی وفاداریاں تو تبدیل کر سکتی تھیں ان کے بس میں اتنا تو تھا کہ وہ چاہیں تو مشرق کا رخ کر لیں اور چاہیں تو مغرب کی راہ اختیار کر لیں۔ ان حالات میں وہ کچھ نہ کچھ ہوشیاری اور چالاکی سے بھی کام لے سکتے تھے اور کچھ سودے بازی بھی کر سکتے تھے لیکن بڑی طاقتوں کے مابین محاذ آرائی کے خاتمہ سے اب صورت حال یکسر بدل گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کمزور اقوام کے پاس آزاد قوموں کی حیثیت سے باعزت طور پر زندہ رہنے کی کوئی امید باقی نہیں رہی۔ لامحالہ اس مرحلہ پر ذہن اقوام متحدہ کی جانب منتقل ہو جاتا ہے۔ اب لے دے کے بظاہر اقوام متحدہ ہی امن عالم کی واحد محافظ ہے اور دنیا میں کسی نظام نو (New World Order) کے قیام کے لئے امید کی واحد کرن ہے۔ کاش یہ امید بر آئے۔ لیکن حقائق کو قریب سے اور ناقدانہ نظر کے ساتھ دیکھا جائے تو ایک تاریک، مایوس کن اور مہیب تصویر ابھرتی ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ اب دنیا میں طاقت کا جو نیا توازن پیدا ہوا ہے اس میں اقوام متحدہ کے نظام کو چلانے والی عظیم عالمی طاقت عملاً ایک ہی ہو گی؟ ان حالات میں چھوٹی اور کمزور اقوام کا مقدر اس جانور کا سا ہی ہو سکتا ہے جسے چاروں طرف سے شکاریوں نے گھیر لیا ہو اور اس کے لئے کوئی راہ فرار باقی نہ رہ گئی ہو۔

موجودہ صورت حال میں اقوام متحدہ کے متعلق یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ وہ طاقتور تنظیم ہے جو انصاف کے لئے نہیں بلکہ اس قوم کے سیاسی مقاصد کی خاطر کام کرتی ہے جس کا حلقہ اثر سب سے وسیع ہو۔ مجھے یاد نہیں کہ اقوام متحدہ کے حالیہ فیصلوں میں حق اور باطل کے تصور نے کبھی کوئی بامعنی کردار ادا کیا ہو اور نہ ہی اس کے موجودہ نظام کو دیکھتے ہوئے مستقبل کے متعلق کوئی امید کی جا سکتی ہے۔ عصرِ حاضر میں سیاست اور ڈپلومیسی یوں لازم وملزوم ہو چکی ہیں کہ عدل وانصاف کے قیام اور اس کی بقاء کا کوئی امکان ہی باقی نہیں رہا۔ اس تلخ حقیقت کا کوئی انسان جس کے دل میں سچ کا احترام باقی ہے انکار نہیں کر سکتا کہ سیاست جیسا عظیم اور قابل احترام ادارہ اب محض پیچ در پیچ ڈپلومیسی، جتھہ بندی، خفیہ تعلقات اور حصول اقتدار کے لئے کی جانے والی ریشہ دوانیوں کا نام رہ گیا ہے اور ستم یہ ہے کہ یہ سب کچھ عالمی امن کے نام پر ہو رہا ہے۔

قرآن کریم کے نزدیک دنیا کو آج ایک ایسے ادارہ کی ضرورت ہے جس کا کام صرف عدل اور انصاف کو قائم کرنا ہو کیونکہ عدل و انصاف کے قیام کے بغیر امن کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ بزعم خود امن اور آزادی ضمیر کے نام پر جنگ تو برپا کی جا سکتی ہے مگر اس کا نتیجہ سوائے ہلاکت اور بربادی کے کچھ اور نہیں نکل سکتا۔ افسوس تو یہ ہے کہ آج دنیا بھر کے عظیم سیاست دانوں میں سے محض گنتی کے چند نام ہوں گے جو ہلاکت اور امن کے فرق کو سمجھتے ہیں۔ ہلاکت نتیجہ ہے طاقتور کے ہاتھوں ناانصافی، جبر واستبداد اور ظلم وستم کا جبکہ امن وآشتی عدل وانصاف کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں کئی بار امن کا ذکر آیا ہے اور ہر بار یہ ذکر عدل وانصاف کے ضمن میں کیا گیا ہے۔ بالعموم امن کو عدل و انصاف کے قیام کے ساتھ مشروط قرار دیا گیا ہے۔ دو مسلمان افراد یا اقوام کے مابین اختلاف اگر جنگ اور محاذ آرائی کی شکل اختیار کرے تو قرآن کریم نے اس کا مندرجہ ذیل حل تجویز فرمایا ہے۔

﴿وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ۔ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾

(سورۃ الحجرات آیات 10-11)

ترجمہ:۔ اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسری کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ مومن تو بھائی بھائی ہی ہوتے ہیں۔ پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

ان آیات کریمہ میں مومنوں کا ذکر ہے۔ غیر مسلموں کا ذکر نہ کرنے کی واضح وجہ یہ ہے کہ ان سے توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ قرآن کریم کی اطاعت کا جوا اٹھائیں گے۔ بایں ہمہ یہ بھی درست ہے کہ ان آیات میں بیان فرمودہ تعلیم ساری دنیا کے لئے ایک بہترین ماڈل کے طور پر کام دے سکتی ہے۔

آج دنیا یہ امید لگائے بیٹھی ہے کہ عالمی تنازعات کے حل کے لئے اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل پہلے سے کہیں زیادہ فعال، مؤثر، وسیع اور بامعنی کردار ادا کرے گی اور کرہ ارض امن وسلامتی کا گہوارہ بن جائے گا یہ سب امیدیں اپنی جگہ، لیکن ماضی میں اقوام متحدہ کی کارکردگی کو دیکھا جائے تو یہ خواب شرمندۂ تعبیر ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔

آج دنیا ایک عجیب منظر پیش کر رہی ہے۔ اپنے مدمقابل پر برتری حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کے جائز وناجائز ہتھکنڈے استعمال کئے جاتے ہیں، سازشیں کی جاتی ہیں، جتھے بنائے جاتے ہیں، پریشر گروپس بنانے کے لئے ڈپلومیسی کی انتہا کر دی جاتی ہے، سیاست کی یہ وہ دنیا ہے جہاں دیانت اور شرم وحیا بے معنی ہو کر رہ گئے ہیں اور جہاں ضمیر کا داخلہ ممنوع ہے۔ ایسا ادارہ (اپنے اختلاف اور تضادات کے باوجود) قوموں کا ایک جمِ غفیر تو کہلا سکتا ہے مگر اسے اقوام متحدہ کہنا ایک سنگین مذاق سے کم نہیں۔ اگر اسے اتحاد کہتے ہیں تو میں ایسی اقوام میں رہنے کا خطرہ مول لے لوں گا جو بے شک باہمی تفرقہ کا شکار رہیں لیکن کم از کم صدق اور عدل و انصاف کے معاملہ میں تو متحد ہیں۔

اپنے دشمنوں اور مخالفوں کو کچلنے کے لئے طاقت حاصل کرنا اور باتیں امن کی کرنا۔ قول وفعل میں یہ تضاد ہی وہ اہم ترین مسئلہ ہے جسے ہر قوم اور ہر ملک کو حل کرنا ہوگا۔ یہ حیرت اور دکھ کی بات ہے کہ اقوام متحدہ جیسے شاندار ادارہ کے رکن ممالک نہ جانے کب تک ان خطرات سے آنکھیں بند کئے بیٹھے رہیں گے جو اس طریق میں مضمر ہیں جس کے مطابق آج کل اقوام عالم کے معاملات کو چلایا جا رہا ہے۔ آج امن عالم کا مستقبل غیر یقینی ہو چکا ہے اور اس موہوم سی امید سے وابستہ ہے کہ شاید ایک دن دنیا میں عدل وانصاف کا دور دورہ ہو جائے۔

❁❁❁❁❁

## لجنہ اماء اللہ حیدر آباد کے تحت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شاندار انعقاد

### شہر حیدر آباد کی ۸۵ سے زائد معزز تعلیم یافتہ غیر از جماعت خواتین سمیت ۹۰۰ ممبرات کی شرکت تین اخبارات میں جلسہ کی تشہیر

۲۲؍اپریل کو گاندھی بھون میں لجنہ اماء اللہ حیدر آباد کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم شاندار رنگ میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ یہ جلسہ محترمہ الحاجہ محمودہ رشید صاحبہ صوبائی صدر لجنات آندھرا پردیش کی زیر نگرانی عمل میں آیا۔ اور اس جلسہ کی مہمانِ خصوصی محترمہ اعظم النساء بیگم صاحبہ سابق صوبائی صدر لجنات آندھرا پردیش اور غیر از جماعت کی معزز مہمان خواتین۔ محترمہ ڈاکٹر عائشہ جہاں صاحبہ ایم ڈی، محترمہ شاذاں منظور صاحبہ بزمِ خواتین؛ محترمہ اسریٰ عمر صاحبہ، سب ایڈیٹر عوام پرچہ، محترمہ عزیزہ مجذوب صاحبہ، محترمہ ڈاکٹر افتخار جہاں صاحبہ اور محترمہ نزہت بیگ صاحبہ شامل ہوئیں۔ محترمہ امۃ القیوم وسیم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ اور محترمہ فائقہ نزہت صاحبہ نے حمد باری تعالیٰ پیش کی۔ اِس جلسہ میں مندرجہ ذیل ممبرات نے تقاریر کیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے موضوع پر محترمہ سیما جاوید صاحبہ، اسلام اور رواداری کے موضوع پر محترمہ ساجدہ الہ دین صاحبہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں پر احسانات کے موضوع پر محترمہ اعظم النساء صاحبہ نے۔ اسلام اور آزادی ضمیر از اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ کے موضوع پر محترمہ امۃ النعیم بشیر صاحبہ نے۔ عصر حاضر کی بے راہ رویاں اور اسلامی تعلیمات کے موضوع پر خاکسارہ مریم عظیم نے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر مذاہب کے پیشوایان کی تکریم کے موضوع پر محترمہ ڈاکٹر تہمینہ تسنیم آفتاب صاحبہ۔ نے تقاریر کیں۔ جبکہ مندرجہ ذیل ممبرات نے نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کی۔ محترمہ امۃ الحفیظ سمیرا صاحبہ۔ محترمہ نزہت ناصر صاحبہ، محترمہ بشریٰ مبارکہ صاحبہ۔ محترمہ فوزیہ ضیاء صاحبہ۔ محترمہ راشدہ تنویر صاحبہ۔ وعزیزہ عظمیٰ جبیں وعزیزہ افشاں جبیں صاحبہ۔ اِس جلسہ میں عربی قصیدہ نہایت شاندار طریقہ پر عزیزہ امۃ الشافی نے پیش کیا۔ جسے غیر از جماعت خواتین نے بہت پسند کیا۔ مہمان خواتین میں سے محترمہ ڈاکٹر افتخار جہاں صاحبہ۔ محترمہ ڈاکٹر عائشہ جہاں صاحبہ اور محترمہ اسریٰ عمر صاحبہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور جلسہ کے انتظام اور وقار کی تعریف کی تمام پروگرام تقاریر و نعتیں بہت پسند کی گئیں۔ الحمد للہ۔ جلسہ کے اختتام پر تمام مہمان خواتین کی تواضع کی گئی۔ اور حاضرین جلسہ میں شیرینی تقسیم کی گئی جلسہ گاہ اور اسٹیج کو نہایت دیدہ زیب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں عربی اور اُردو اشعار کے بینرز سے سجایا گیا تھا۔ آخر پر محترمہ طاہرہ تنویر صاحبہ اور عرشیہ باسط صاحبہ نے سلام ''بدرگاہ ذی شان خیر الانام'' خوش الحانی سے پیش کیا۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ اور آپ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے اور خود ہمارا اپنا عمل وکردار ایک قابل تقلید نمونہ بنے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے اور مقبول خدمتِ سلسلہ کی توفیق دے۔ آمین۔ جلسہ سے ۱۵ دن قبل غیر از جماعت ممبرات کے گھروں پر اِنفرادی طور پر مل کر اُن کو جلسہ کی دعوت دی گئی۔ جو کافی تبلیغ کا موجب بنی۔ (مریم عظیم صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد)

## پنجاب و یوپی کے سینئر IPS افسران سے تبلیغی ملاقات۔ اسلامی لٹریچر کی پیشکش

مکرم مولوی ظہیر احمد خادم صاحب ناظر دعوۃ الی اللہ بھارت کی راہنمائی اور قیادت میں مورخہ 06-04-03 کو شری جے پی بردی جی IPS ایڈیشنل ڈی جی پولیس انٹیلیجنس صوبہ پنجاب۔ مکرم محمد مصطفیٰ صاحب انسپکٹر جنرل آف پولیس چنڈی گڑھ و شری لوکناتھ انگارہ صاحب ضلع پولیس کپتان ہوشیار پور نامی تین سینئر افسران سے ملاقات کی تعارفی گفتگو کے بعد ان کی خدمت میں اسلامی کتب پیش کی گئیں۔ اس کے بعد ناظر صاحب موصوف کے ہمراہ صوبہ یوپی کے دورہ کے دوران شری اشوک کمار جی کمانڈینٹ PAC بٹالین ۴۷ غازی آباد۔ شری پرشانت کمار صاحب ضلع پولیس کپتان کنوج۔ شری بی پی جوگدنڈ صاحب D.I.G وجلنس لکھنؤ زون۔ شری اردن کمار گپتا صاحب ایڈیشنل ڈی جی پولیس اُتر پردیش و شری وپن شرما جی انسپکٹر جنرل آف پولیس سرحد رینج یوپی شری زکی احمد صاحب ضلع پولیس کپتان سیتاپور۔ شری داداشیر پا صاحب ضلع پولیس کپتان لکھیم پور کھیری وغیرہ سے ملاقات کر کے مذکورہ بالا تمام تر IPS افسران کو جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے ان کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا گیا۔ اس موقعہ پر علاقہ کے کچھ سرکل انچارج صاحبان بھی ہمارے ساتھ موجود تھے۔ اسی طرح شری امرت مشرا جی ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس آگرہ۔ شری مکل گویل صاحب DIG آگرہ رینج و شری راجیو کرشن جی ضلع پولیس کپتان آگرہ سے بھی ملاقات کر کے ان کی خدمت میں بھی لٹریچر پیش کیا گیا۔ اس موقعہ پر مکرم مولوی شمشاد احمد ظفر صاحب مبلغ سلسلہ و سرکل انچارج آگرہ بھی ساتھ تھے۔ صوبہ مہاراشٹر کے شری بی ڈی مورے صاحب انسپکٹر جنرل آف پولیس اورنگ آباد رینج شری رگھوناتھ خیرے جی ضلع پولیس کپتان بیڈ شری ڈاکٹر کے ایچ گوندراج صاحب ضلع کلکٹر D.M شولاپور سے بھی ملاقات کر کے ان کو جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے ان کی خدمت میں بھی لٹریچر پیش کیا گیا۔ اس موقع پر مکرم شیخ فرقان احمد صاحب معلم ضلع بیڈ و مکرم جاوید خیار صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ موضع اُزگی ضلع شولاپور بھی خاکسار کے ہمراہ تھے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول کرتے ہوئے اس میں برکت عطا فرماوے۔ بعض جگہوں پر مخالفین زبانی وتحریری فتنہ پردازیاں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ہر شر سے محفوظ فرمائے۔ (عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

## کالیکٹ میں تعلیم القرآن کلاس کا انعقاد

جماعت احمدیہ کالیکٹ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۹؍اپریل تا ۱۸؍مئی (موسمی تعطیلات میں) ایک ماہ کی تعلیمی قرآن کلاس منعقد ہوئی۔ افتتاحی تقریب منعقدہ ۱۹؍اپریل میں مکرم اے پی کنجا موصاحب امیر جماعت کالیکٹ مکرم کے وی عیسیٰ کویا صاحب سکرٹری تعلیم اور خاکسار نے ضروری امور پر روشنی ڈالی۔ اوّل تا آخر ۱۴۰ بچے اور بچیاں اس کلاس سے مستفید ہوتے رہے۔ صبح دس بجے تا شام ۴ بجے جاری یہ کلاس تین حصوں میں تقسیم کی گئی۔

قرآن مجید ناظرہ۔ حدیث۔ دینیات۔ اردو دینی مسائل خاکسار کے علاوہ مکرم مولوی ظفر احمد صاحب، مکرم مولوی علی حسن صاحب اور مکرم محمد یوسف صاحب نے پڑھائے۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، سائنس اور قرآن، انگلش گرامر، حساب، کمپیوٹر کے مضامین مکرم احمد سعید صاحب مکرم احمد کٹی صاحب مکرم کے وی حسن کویا صاحب، مکرم اے ایم سلیم صاحب، مکرم شوکت صاحب؛ مکرم شمیم احمد صاحب اور مکرم کے وی عیسیٰ کویا صاحب نے پڑھائے۔ جیسا کہ بتایا گیا کہ سب جونیئر کلاس میں ۸۰ بچے اور بچیاں تھے ان کو آٹھ کلاسوں میں تقسیم کر کے ان کو پڑھانے کی ذمہ داری دس لجنہ ممبرات کے سپرد کی گئی۔ ان کو یسرنا القرآن ناصرات الاحمدیہ کے امتحان کا نصاب مختلف نظمیں وغیرہ سکھائیں۔ ۱۵ بچے ایک ماہ مکمل مسجد میں ہی رہے۔ ان میں کمبلہ کاڈ اور منجیری جماعتوں کے بچے بھی شامل تھے باقی بچے اور بچیاں صبح آکر شام کو واپس اپنے گھروں کو جاتے رہے۔ تمام بچوں کے لئے تینوں وقت مسجد میں ہی کھانے پینے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس کے لئے مختلف مخیر احباب نے اخراجات مہیا کئے۔ مورخہ ۱۸؍مئی کو کلاس کی افتتاحی تقریر منعقد ہوئی۔ سب طلباء و طالبات کے والدین بھی حاضر تھے مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت منعقدہ اس تقریب میں بعض سینئر بچوں اور بچیوں نے کلاس کے بارے میں اپنے اپنے تاثرات پیش کئے۔ ان کی اور دیگر بچوں اور بچیوں کی متفقہ رائے یہ ہے کہ یہ کلاسیں بہت مفید اور دلچسپ اور معلوماتی ہیں اور ایسی کلاسیں جاری ہونی چاہئیں۔ سب بچوں نے کہا کہ یہ ہمارے لئے نہایت شاندار اور کبھی نہ مٹنے والی یاد ہے۔ آخر میں مکرم امیر صاحب مکرم سیکرٹری صاحب تعلیم مکرم اے ایم سلیم صاحب ایڈیٹر ستیہ دوتن اور خاکسار نے خطاب کیا۔ الحمد للہ۔ ہمارا یہ تجربہ بہت مفید اور کار آمد ثابت ہوا۔ اس سلسلہ میں مختلف تعاون کرنے والوں کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

## اطفال الاحمدیہ قادیان کی مساعی

مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان نے امسال کا پہلا ہفتہ مال مورخہ ۲۷؍مارچ ۰۶ء تا مورخہ ۲؍اپریل ۰۶ء منایا۔ جس میں تمام اطفال نے مسابقت کرتے ہوئے حصہ لیا۔

تربیتی اجلاس: مکرم رفیق احمد صاحب بیگ مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر صدارت مورخہ ۳۰؍مارچ ۰۶ء کو ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرم شیخ مجاہد صاحب شاستری نے اطفال سے خطاب فرماتے ہوئے نصائح کیں۔ مکرم صدر اجلاس نے وقف جدید کے چندہ کے تعلق سے حضرت امیر المومنین کا ارشاد سنایا۔ اس اجلاس میں ۱۰۰ سے زائد اطفال شامل تھے۔ دُعا کے ساتھ اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

نمازوں میں حاضری: نمازوں میں اطفال کو حاضر کرنے کے لئے اطفال کی حاضری لی جاتی ہے۔ جس میں غیر حاضر اطفال کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ اسی طرح اطفال نماز فجر کے لئے جگاتے ہیں۔ اور دیگر اطفال کو نماز کے لئے ساتھ لاتے ہیں۔ ایک مشترکہ وقار عمل مورخہ ۳۱ مارچ ۰۶ء کو ہوا۔ تمام اطفال ایوان طاہر دفتر اطفال الاحمدیہ قادیان میں پہنچ گئے۔ اور دفتر کی صفائی کے ساتھ اس کے ارد گرد کے علاقوں کی بھی صفائی کی۔ اس موقعہ پر اطفال میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ ۹۰ سے زائد اطفال نے شامل ہو کر اس وقار عمل کو بڑے ہی اچھے انداز میں سرانجام دیا۔ ۷؍اپریل کو ایک مشترکہ وقار عمل میں بہشتی مقبرہ کی صفائی کی گئی مکرم حافظ اسلم احمد صاحب ناظم اطفال کی طرف سے شیرینی تقسیم کی گئی۔ مورخہ ۱۸؍اپریل ۰۶ء کو مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت مکرم مولانا مظفر احمد صاحب ناصر استاذ جامعہ احمدیہ تربیتی جلسہ ہوا۔ جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولانا باسط رسول صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے اطفال الاحمدیہ کی ذمہ داری کی طرف اطفال کو توجہ دلائی۔ مکرم صدر اجلاس نے بچوں سے مختصر اُخطاب فرمانے کے بعد دُعا کروائی اور جلسہ برخاست ہوا۔ اجلاس میں ۷۰ اطفال شامل تھے۔

ہفتہ اطفال: مجلس نے مورخہ ۸؍تا ۱۶؍اپریل ہفتہ اطفال منایا۔ جس میں علمی و ورزشی مقابلہ جات کروا کے اطفال کے درمیان سبقت کی روح پیدا کی گئی۔ تمام اطفال نے اس میں حصہ لیا۔

تعلیمی وتربیتی کلاسز: اطفال کی صحیح رنگ میں تربیت تعلیمی معیار کو بلند کرنے کی خاطر مجلس کی طرف سے تعلیمی وتربیتی کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں اطفال کے لئے مقررہ نصاب کے مطابق تعلیم وتربیت دی جاتی ہے۔ یہ کلاسز تمام مساجد میں لگائی گئیں۔

یوم والدین وتقریب تقسیم انعامات: مسجد اقصیٰ میں مورخہ ۲۹؍اپریل ۰۶ء کو مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان کے زیر اہتمام یوم والدین وتقریب تقسیم انعامات منعقد کی گئی۔ اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری قائمقام ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان شروع ہوئی تلاوت قرآن کریم عزیزم رفیق احمد نے کی۔ مکرم مہتمم مقامی صاحب نے عہد نامہ اطفال دہرایا۔

باقی صفحہ ( 9 ) پر ملاحظہ فرمائیں

# وصایا

منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

**وصیت 15977::** میں سونیا اشرف زوجہ مکرم محمد اشرف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۹۲ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-07-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی سیٹ ایک عدد 200-15 گرام 23 کیرٹ قیمت -/8892 روپئے ۔ 2 عدد انگوٹھیاں 700-5 گرام 23 کیرٹ -/3335 ایک جوڑی بالیاں 500-4 گرام قیمت -/2632 روپئے ۔ نوز پن 3 عدد 520-0 گرام قیمت -/290 روپئے۔ نقرئی پازیب 760-49 گرام، نقرئی سیٹ ایک عدد 250-42 گرام، بچھوا ایک جوڑی 870-6 گرام۔ کل قیمت -/1035 ۔ حق مہر -/12000 بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد اشرف — الامۃ سونیا اشرف — گواہ محمد انور احمد

**وصیت 15978::** میں محمد اشرف ولد محترم محمد شفیع صاحب درویش مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-07-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2733 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد محمد اشرف — گواہ محمد شریف

**وصیت 15979::** میں وسیم احمد افتخار ولد محترم افتخار الحجیب صاحب قوم گاڑا پیشہ تجارت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-06-9 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ قریشی انعام الحق — العبد وسیم احمد افتخار — گواہ ادریس الٰہی خان

**وصیت 15980::** میں قاضی مبارک احمد ولد قاضی عبدالحمید صاحب درویش مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-7-6 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4063 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت ماہ جولائی سے نافذ کی جائے۔

گواہ قاضی شاہد احمد — العبد مبارک احمد قاضی — گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ

**وصیت 15981::** میں شمیم احمد غوری ولد شفیع احمد غوری قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲-۷-۰۵ وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عطاء الٰہی احسن غوری — العبد شمیم احمد — گواہ محمد حمید کوثر

**وصیت 15982::** میں صغیر احمد طاہر ولد محمد شریف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بھینی بانگر قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۷-۷-۰۵ وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ دو کمرے کا کچا مکان موضع بھینی بانگر جگہ اندازاً اڑھائی مرلے قیمت -/25000۔ اسکے علاوہ ایک پلاٹ ۳۱ مرلے جسکا نمبر ۲۵۱، ۱۹ مرلے نمبر ۲۵۲، ۶ مرلے نمبر ۲۴۷، ۶ مرلے مشترکہ جسکی رجسٹری میرے نام ہے عملاً اس پلاٹ میں ۵ مرلے میرے ہیں کچے مکان اور پلاٹ میں خاکسار نے دو کمروں پر مشتمل مکان انجمن سے -/95000 روپے قرضہ حسنہ لے کے بنائے ہیں جسکی موجودہ قیمت -/175000 ہے والد صاحب حیات ہیں والدہ فوت ہو چکی ہیں چارکوٹ کی زمین تقسیم نہیں ہوئی اسکے علاوہ کوئی بھی جائیداد ہوگی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دونگا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4326 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ منیر احمد ساجد — العبد صغیر احمد طاہر — گواہ محمد رفیع

**وصیت 15983::** میں امۃ التنویر ترنم زوجہ صغیر احمد طاہر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال پیدائشی احمدی ساکن بھینی بانگر قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-7-7 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر -/3000 روپئے وصول شدہ ہے۔ طلائی زیورا ہار ۳۰ گرام قیمت اندازاً -/14500 ۔ ایک نیکلس 12.800g قیمت -/6000۔ ۴ عدد انگوٹھیاں 8g پتھر سمیت قیمت -/3225 روپئے۔ چھوٹی بالیاں 0.800g قیمت -/500 روپئے۔ ٹاپس 12-500g قیمت -/5000۔ کان بٹن ٹاپس 2 1/4g قیمت -/1000۔ جگنی 6 گرام۔ -/3000۔ یہ زیور 22 کیرٹ ہے۔ نقرئی زیور چاندی کا سیٹ 35 گرام۔ -/250 پازیب 25 گرام -/200۔ کل قیمت -/33675۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ صغیر احمد طاہر — الامۃ امۃ التنویر ترنم — گواہ منیر احمد ساجد

**وصیت 16019::** میں ماسٹر عبدالرحمٰن ولد مکرم غفور محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ وظیفہ یاب عمر 85 سال تاریخ بیعت 1930 ساکن پنکال ڈاکخانہ نواں پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.3.04 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی اراضی 5.28 ایکڑ قیمت -/260000 مکان بمع زمین 18 ڈسمل نمبر 1577/1591 میرا گزارہ آمد از پنشن ماہانہ -/1800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ عبدالحلیم مبلغ سلسلہ — العبد ماسٹر عبدالرحمٰن — گواہ مظفر خان

**(بقیہ اداریہ صفحہ ۲ سے مسلسل ملاحظہ فرمائیں**

ہی ان پر رحم کیا جاتا ہے۔ بلکہ خدا اُن گھروں پر لعنت کرتا ہے اور اُن شہروں پر جن میں لوگ بدکاری اور جرم کریں اور بدکاری کے گھروں پر فرشتے اُتر کر کہتے ہیں اے گھر خدا تجھے ویران کرے۔ اور اے دیوار خدا تجھے ڈھادے اور خدا کا امر اُترتا ہے سو وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔

ویحدث اللہ سبب الھدم تلک الحیطان و تخریب تلک البلدان فیاتی قوم فیھدونھا من اساسھا وکذالک یفعلون۔ فلا تسبّوا ملوک النصاریٰ ولا تذکروا ما مسکم من ایدیھم ولا تلوموا الا انفسکم ایھا المعتدون۔ اتسمعون ما اقول لکم کلا بل تعبسون وتشتمون۔ وانّی لکم اٰذان تسمع وقلوب تفھم واین لکم الفراغ ان تنقلوا من الاکل الی العقل والی الدیان من الدنان واین فیکم فتیان یتذکرون۔ اتسبون اعداء کم وما نالکم الاجزاء ماکنتم تکسبون۔ واعلموا انکم ان کنتم صالحین لا صلح الملوک لکم وکذالک جرت سنۃ اللہ لقوم یتقون۔ وانتھوا من اطراء ملوک الاسلام واستغفروا لھم ان کنتم تنصحون۔ ولا تتقدموا الیھم بموائد فیھا سمٌّ فیا کلون ویموتون۔ وانتم تعیشون معھم فی رخاء وتغترفون من فضالتھم فان مسھم ضر فکیف تحصمون۔ وانھم ملکوا رقابکم واعراضکم واموالکم فانصحوا للذین یملکون۔ وقد جعلھم اللہ لکم کمعدات وجعلکم لھم کاٰلاتٍ فتعاونوا علی البر والتقویٰ ان کنتم تخلصون ونبھوھم علی سیّاٰتھم واعثروھم علی ھفواتھم ان کنتم لا تنافقون۔ وواللہ انھم قوم لا یؤدون حقوق عباد اُمروا علیھم ولا یحافظون الفرائض ولا یتعھدون۔ وتعرفونہ بوجہ اکسف من بالھم وزی اوحش من حالھم کانّ بواطنھم مسخت وکانھم انشؤا فیما لا یعلمون۔ وتاللہ انا نری ان قلوبھم قاسیۃ بل اشد قسوۃ من احجار الجبال۔

اور خدا اُن دیواروں اور شہروں کی بربادی کیلئے سبب پیدا کرتا ہے سو ایک قوم آتی ہے اور اُن کو تباہ اور ویران کر دیتی ہے سو بادشاہان نصاریٰ کو مت کوسو اور جو کچھ تمہیں اُن کے ہاتھوں سے پہنچا ہے اسے مت یاد کرو اے بدکارو! خود اپنے آپ کو ملامت کرو کیا تم میری باتیں سنتے ہو۔ نہیں نہیں تم تو منہ بناتے اور گالیاں دیتے ہو۔ اور تمہیں سننے والے کان اور سمجھنے والے دل تو ملے ہی نہیں اور تمہیں اتنی فرصت ہی کہاں کہ کھانے پینے سے عقل کی طرف آؤ اور خم مے سے الگ ہو کر خدا کی طرف دھیان کرو اور تم میں سوچنے والے جوان ہی کہاں ہیں۔ کیا تم دشمنوں کو کوستے ہو اور تمہیں جو کچھ پہنچا ہے اپنی بدکرداریوں کی وجہ سے پہنچا ہے۔ سنو تم اگر نیکوکار ہوتے تو بادشاہ بھی تمہارے لئے صالح بنائے جاتے اس لئے کہ متقیوں کیلئے خدا تعالیٰ کی ایسی ہی سنت ہے اور مسلمان بادشاہوں کی مدح سرائی سے باز آؤ اور اگر اُن کے خیر خواہ ہو تو اُن کیلئے استغفار پڑھو۔ اور اُن کے آگے ایسے کھانے نہ لے جاؤ جن میں زہر ہے جنہیں کھا کر وہ ہلاک ہو جائیں تم اُن کے وجود کے طفیل بڑے مزے میں گزران کرتے اور اُن کے بچے کھچے کھاتے ہو۔ سو اگر انہیں ضرر پہنچا تو تمہارا ٹھکانا کہاں۔ اور وہ تمہاری گردنوں اور عزتوں اور مالوں کے مالک ہیں سو اپنے مالکوں کی سچی خیر خواہی کرو۔ خدا نے انہیں تمہارے حق میں ساز و سامان اور تمہیں اُن کے آلات بنایا ہے سو اگر مخلص ہو تو تقویٰ اور نیکی پر ایک دوسرے کے مددگار بن جاؤ۔ اور انہیں اُن کی بدکرداریوں پر آگاہ کرو اور لغویات پر انہیں اطلاع دو اگر تم منافق نہیں واللہ وہ اپنی رعیت کے حقوق ادا نہیں کرتے۔ اور فرائض کی پوری خبر گیری بجا نہیں لاتے۔ تم پہچان لو گے اس بات کو اُن کا منہ دیکھ کر جو اُن کے دل سے بھی زیادہ بھونڈا اور لباس سے جو اُن کے حال سے زیادہ وحشت انگیز ہے گویا اُن کے باطن مسخ ہو گئے ہیں اور گویا انہوں نے کسی اور ہی عالم میں پرورش پائی ہے۔ قسم بخدا انکے دل پہاڑوں کے پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہیں

وان طبائعھم متوقدۃ ولا کالنمور وافاعی الدحال۔ وانھم قوم لا یتضرعون۔ فثبت من ھذہ الافعال والاعمال۔ انھم اسخطوا ربھم واختاروا طرق الضلال واکلوا سما زعافا ثم اشرکوا فیہ رعایاھم فلھم سھمان من الوبال۔ یردون جھنم ویوردون۔ وکلما نزل علی الاسلام فھو نزل من سوء اعمالھم وفساد الافعال۔ فھل فیکم رجل یفھم نتائج ھذہ الخصال ایھا المتکلمون۔ فانھم قوم ضیعوا دینھم للاھواء والاعمال۔ وصاروا کاحول فی جمیع الاحوال۔ بل اراھم عمیا لا یبصرون۔ ولا اقول لکم ان تخرجوا من ربقتھم وتقصدوا سبیل البغاوۃ والقتال۔ بل اطلبوا صلاحھم من اللہ ذی الجلال لعلھم ینتھون۔ ولا تتوقعوا منھم ان یصلحوا ما افسدت ایدی الدجال۔ او یقیموا الملۃ بعد تھافتھا بعد ما ظھر من الاختلال۔

اور اُن کی طبیعتیں سانپوں اور چیتوں سے بھی زیادہ افروختہ ہیں۔ اور وہ کبھی خدا کے حضور گڑگڑاتے نہیں ان

## منظوم کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اے کرمِ خاک چھوڑ دے کبر و غرور کو
زیبا ہے کبر حضرتِ ربِّ غیور کو
بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں
چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے
ہو جاؤ خاک مرضیٔ مولیٰ اسی میں ہے
تقویٰ کی جڑ خدا کے لئے خاکساری ہے
عفت جو شرطِ دیں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے
جو لوگ بدگمانی کو شیوہ بناتے ہیں
تقویٰ کی راہ سے وہ بہت دور جاتے ہیں
بے احتیاط ان کی زباں وار کرتی ہے
اک دم میں اس علیم کو بیزار کرتی ہے
پس تم بچاؤ اپنی زباں کو فساد سے
ڈرتے رہو عقوبتِ ربّ العباد سے

فعلوں اور عملوں سے ثابت ہو گیا کہ انہوں نے خدا کو ناراض کر کے گمراہی کے طریق اختیار کئے ہیں۔ اور خود قاتل زہر کھا کر رعیت کو بھی اس میں شامل کر لیا ہے سو اُن کیلئے وبال سے دو حصے ہیں وہ جہنم میں خود بھی پڑیں گے اور دوسروں کو اپنے ساتھ ڈالیں گے۔ اسلام پر جو کچھ نازل ہوا اُن کی بدعملیوں سے ہوا۔ سوائے متکلمو! تم میں کوئی ایسا ہے جو انہیں ان عادات کے نتیجوں پر آگاہ کرے۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے ناپاک خواہشوں کے پیچھے اپنا دین کھو دیا ہے۔ اور تمام احوال میں احول بن گئے ہیں۔ بلکہ میرے نزدیک تو وہ بالکل اندھے ہیں۔ میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ تم اُن کی اطاعت کو چھوڑ کر اُن سے جنگ و جدال کرو۔ بلکہ خدا سے اُن کی بہتری مانگو تا کہ وہ باز آجائیں۔ اور یہ تو اُن سے اُمید نہ رکھو کہ وہ اصلاح کر سکیں گے ان باتوں کی جنہیں دجال کے ہاتھوں نے بگاڑ دیا ہے۔ یا وہ اس قدر تباہی اور پریشانی کے بعد ملت کی حالت کو درست کر لیں گے۔

ولکل موطن رجال کما تعلمون وھل یرجی احیاء الناس من المیت اوالھدایۃ من الضال۔ اوالمطر من الجھام اوالولوج فی سم الخیاط من الجمال فکیف منھم تترقعون۔ وتاللّٰہ انا لانتوقع صلاحھم حتی یوقظھم الاحتضار۔ ولکن نُدب الینا الاذکار۔ وانا لانحسبھم الاکطیر محلق لا یصاد۔ اوکعمر لا یستعاد۔ اوکخفافیش خربت منھا البلاد۔ اوکبلدۃ ما اصابھا العھاد۔ اوکظل غیر ظلیل لا تاوی الیہ العباد۔ اوکسم قطعت منہ الاکباد۔ عظمت صدمۃ عثرتھم۔ وما اری من یقلھم من صرعتھم تراؤا کحطب لا کاشجار ذات الثمار۔ والحطب لا یلیق الّا للنار۔ فقد واقوۃ الفراسۃ۔ واصول السیاسۃ۔ وارادوا ان یتعلموا مکائد جیرانھم من النصاریٰ فما بلغوھم فی دقائق الدساسۃ وحیل الحراسۃ۔ فمثلھم کمثل دیک ارادان یضاھی النسر فی الطیران۔ فزایل مرکزہ ومابلغ مقام النسر فخر لاغبا فلقفہ صقر فی المیدان۔

اور تم جانتے ہو کہ ہر میدان کے لئے خاص خاص مرد ہوا کرتے ہیں اور کیا ممکن ہے کہ مردہ دوسروں کو زندہ کر سکے یا گمراہ دوسروں کو ہدایت دے۔ یا خشک بادل سے بارش اور اونٹ کا سوئی کے ناکے میں داخل ہونا ممکن ہے تو پھر اُن سے کیا اُمید رکھ سکتے ہو۔ ہمیں تو اُمید نہیں کہ وہ سنور جائیں جب تک انہیں موت ہی آکر بیدار نہ کرے۔ ہاں وعظ و پند کرنے کا ہمیں حکم ہے اور ہم تو انہیں اُن پرندوں کی طرح سمجھتے ہیں جو ہوا میں اُڑتے اور پکڑے نہیں جاتے یا عمر کی طرح جو واپس نہیں آتی۔ یا اُن چمگادڑوں کی طرح جن سے شہر ویران ہو گئے یا اُس شہر کی طرح جس پر مینہ نہ برسا ہو۔ یا اُس بے برکت سایہ کی طرح جس کے نیچے لوگ آرام نہیں پاتے۔ یا اُس زہر کی طرح جس سے جگر پارہ پارہ ہو جاتے ہیں۔ اُن کی ٹھوکر کا صدمہ بڑا بھاری ہے۔ اور کوئی ایسا نظر نہیں آتا جو ان گرتوں کو سنبھالے۔ وہ خشک لکڑیاں ہیں پھلدار درخت نہیں۔ اور ایندھن تو آگ کے لئے موزون ہوتا ہے ان میں فراست کی قوت اور اصول ملک داری کا علم نہیں۔ انہوں نے چاہا کہ اپنے عیسائی پڑوسیوں کی مکاریوں کو سیکھیں لیکن باریک فریبوں اور بچاؤ کی تدبیروں میں ان تک پہنچ نہ سکے۔ سو وہ اُس مرغ کی مانند ہیں جس نے پرواز میں کرگس بننا چاہا۔ پس اپنی جگہ سے تو اُکھڑ گیا اور کرگس کے مقام کو پہنچ نہ سکا آخر تھک کر گرا پھر ایک چرغ نے میدان میں اُسے آدبایا۔ ❀

باقی

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
Ibadrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 | Thursday | 29 th June 2006 | Issue No. 26

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

# یاد دہانی

## واقفین بچوں اور ان کے والدین کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ضروری ہدایات

### بچوں میں وفا، پنجوقتہ نمازوں کی پابندی، سچ سے محبت جھوٹ سے نفرت، قناعت، امانت و دیانت، شگفتہ مزاجی، تحمل و برداشت، ذیلی تنظیموں سے وابستگی، سخت جانی کی عادت، نظام جماعت کی اطاعت جیسے ضروری امور کی بصیرت افروز وضاحت

### واقفین کے لئے دعا کا سلسلہ مستقلاً جاری رکھیں یہاں تک کہ بچہ ایک مفید وجود بن کر نظام جماعت میں سمویا جائے بلکہ اس کے بعد بھی زندگی کی آخری سانس تک ان کے لئے دعا کرتے رہنا چاہئے

ارشادات سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از خطبہ جمعہ ۲۷ جون ۲۰۰۳

''بہر حال ماں باپ کی ذمہ داری ہے کہ اس (واقفین نو - ناقل) کی تربیت پر توجہ دیں اور اس کے ساتھ پیدائش سے پہلے جس خلوص اور دعا کے ساتھ بچے کو پیش کیا تھا اس دعا کا سلسلہ مستقلاً جاری رکھیں یہاں تک کہ بچہ ایک مفید وجود بن کر نظام جماعت میں سمویا جائے بلکہ اس کے بعد بھی زندگی کی آخری سانس تک ان کے لئے دعا کرتے رہنا چاہئے کیونکہ بگڑتے پتہ نہیں لگتا اس لئے ہمیشہ انجام بخیر کی اور اس وقف کو آخر تک نبھانے کی طرف والدین کو بھی دعا کرتے رہنا چاہئے۔''

حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا چند باتیں جو واقفین نو بچوں کی تربیت کے لئے ضروری ہیں اور واقفین نو بچوں کی تربیت کے لئے جو والدین کو کرنا چاہئے پیش کرتا ہوں۔ فرمایا:

''اس میں سب سے اہم بات وفا کا معاملہ ہے جس کے بغیر کوئی قربانی، قربانی نہیں کہلا سکتی۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے الفاظ میں والدین کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا واقفین بچوں کو وفا سکھائیں وقف زندگی کا وفا سے بہت گہرا تعلق ہے وہ واقف زندگی جو وفا کے ساتھ آخری سانس تک اپنے وقف کے ساتھ نہیں چمٹتا، وہ الگ ہوتا ہے تو خواہ جماعت اس کو سزا دے یا نہ دے وہ اپنی روح پر غداری کا داغ لگا لیتا ہے اور یہ بہت بڑا داغ ہے اس لئے آپ نے جو فیصلہ کیا ہے اپنے بچوں کو وقف کرنے کا یہ بہت بڑا فیصلہ ہے اس فیصلے کے نتیجہ میں یا تو یہ بچے عظیم اولیاء بنیں گے یا پھر عام حال سے بھی جاتے رہیں گے اور ان کو شدید نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ جتنی بلندی ہو اتنی ہی بلندی سے گرنے کا خطرہ بھی بڑھ جایا کرتا ہے۔ اس لئے بہت احتیاط سے ان کی تربیت کریں اور ان کو وفا کا سبق دیں اور بار بار دیں۔ اپنے بچوں کو سطحی چالاکیوں سے بھی بچائیں۔''

......اس کے علاوہ ایک اور اہم بات اور یہ بھی میرے نزدیک انتہائی اہم باتوں میں سے ایک ہے بلکہ سب سے اہم بات ہے کہ بچوں کو پانچ وقت نمازوں کی عادت ڈالیں کیونکہ جس دین میں عبادت نہیں وہ دین نہیں اس کی عادت بھی بچوں کو ڈالنی چاہئے اور اس کے لئے سب سے بڑا والدین کا اپنا نمونہ ہے اگر خود وہ نمازی ہوں گے تو بچے بھی نمازی بنیں گے نہیں تو صرف ان کی کھوکھلی نصیحتوں کا بچوں پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔

......بعض چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جو کہنے میں چھوٹی ہیں لیکن اخلاق سنوارنے کے لحاظ سے انتہائی ضروری ہیں مثلاً کھانا کھانے کے آداب ہیں یہ ضرور سکھانا چاہئے اب یہ ایسی بات ہے جو گھر میں صرف ماں باپ ہی کر سکتے ہیں...... مثلاً یہی ہے کہ بسم اللہ پڑھ کے کھائیں، سامنے سے کھائیں، ڈش میں سے سالن اگر اپنی پلیٹ میں ڈالنا ہے تو اتنی مقدار میں ڈالیں جو کھایا جائے۔ دوبارہ ضرورت ہو تو دوبارہ ڈال دیا جائے۔ دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا ہے۔ کھانا ختم کرنے کے بعد کی دعا۔ تو یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں تو بہر حال بچپن سے ہی وقف نو بچوں کو تو خصوصاً اور عموماً ہر ایک کو سکھانی چاہئیں...... پھر یہ ہے کہ بعض بچوں کو بچپن میں عادت ہوتی ہے اور یہ ایسی چھوٹی سی بات ہے کہ بعض دفعہ والدین اس پر نظر ہی نہیں رکھتے کہ کھانا کھانے کے بعد گندے ہاتھوں کے ساتھ بچے مختلف چیزوں پر ہاتھ لگا دیتے ہیں اسے بھی ہلکے سے پیار سے سمجھائیں تو یہ ایسی عادتیں ہیں جو بچپن میں ختم کی جا سکتی ہیں اور بڑے ہو کر یہ اعلیٰ اخلاق میں شمار ہو جاتی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بچوں میں اخلاق حسنہ کی آبیاری کی اہمیت کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ ہر وقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے بچپن سے ہی اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہئے اور یہ نفرت اس کو گویا ماں کے دودھ سے ملنی چاہئے جس طرح ریڈی ایشن کسی چیز کے اندر سرایت کرتی ہے اس طرح پرورش کرنے والی باپ کی بانہوں میں سچائی اس بچے کے دل میں ڈوبنی چاہئے اس کا مطلب یہ ہے کہ والدین کو پہلے سے بہت بڑھ کر سچا ہونا پڑے گا واقفین نو بچوں کے والدین کو یہ نوٹ کرنے والی بات ہے کہ والدین کو پہلے سے بڑھ کر سچا ہونا پڑے گا...... پھر آپ فرماتے ہیں قناعت کے متعلق میں نے کہا تھا اس کا واقفین سے بڑا گہرا تعلق ہے بچپن ہی سے ان بچوں کو قانع بنانا چاہئے اور حرص و ہوا سے بے رغبتی پیدا کرنی چاہئے عقل اور فہم کے ساتھ اگر والدین شروع سے تربیت کریں تو ایسا ہونا کوئی مشکل کام نہیں۔ غرض دیانت اور امانت کے اعلیٰ مقام تک ان بچوں کو پہنچانا ضروری ہے۔

علاوہ ازیں بچپن سے ایسے بچوں کے مزاج میں شگفتگی پیدا کرنی چاہئے ترش روئی وقف کے ساتھ پہلو بہ پہلو نہیں چل سکتی۔ ترش رُو واقفین زندگی ہمیشہ جماعت میں مسائل پیدا کیا کرتے ہیں اور بعض دفعہ خطرناک فتنے بھی پیدا کر دیا کرتے ہیں اس لئے خوش مزاجی اور اس کے ساتھ تحمل یعنی کسی کی بات کو برداشت کرنا یہ دونوں صفات واقفین بچوں میں بہت ضروری ہیں۔

اس کے علاوہ واقفین بچوں میں سخت جانی کی عادت ڈالنا، نظام جماعت کی اطاعت کی بچپن سے عادت ڈالنا، اطفال الاحمدیہ سے وابستہ کرنا، ناصرات سے وابستہ کرنا، خدام الاحمدیہ سے وابستہ کرنا بھی بہت ضروری ہے

...... پھر بچپن سے ہی کردار بنانے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میں اس لئے حوالے حضور کے بھی ساتھ دے رہاں ہوں کہ یہ تحریک ایک بہت بڑی تحریک تھی جو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے جاری فرمائی اور اس کے فوائد تو اب سامنے نظر آنا شروع ہو گئے ہیں اور آئندہ زمانوں میں انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ کس کثرت سے اور بڑے پیمانہ پر اس کے فوائد نظر آئیں گے۔ انشاء اللہ۔ فرمایا: بچپن میں کردار بنائے جاتے ہیں۔ دراصل اگر تاخیر ہو جائے تو بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔ محاورہ ہے کہ گرم لوہا ہو تو اس کو موڑ لینا چاہئے لیکن یہ بچپن کا لوہا ہے کہ خدا تعالیٰ ایک لمبے عرصہ تک نرم ہی رکھتا ہے اور اس نرمی کی حالت میں اس پر جو نقوش آپ قائم کر دیتے ہیں وہ دائمی ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لئے وقت ہے تربیت کا اور تربیت کے مضمون میں یہ بات یاد رکھیں کہ ماں باپ جتنی چاہیں زبانی تربیت کریں اگر ان کا کردار ان کے قول کے مطابق نہیں تو بچے کمزوری کو لے لیں گے اور مضبوط پہلو کو چھوڑ دیں گے

...... اپنے گھر کے ماحول کو ایسا پرسکون اور محبت بھرا بنائیں کہ بچے فارغ وقت میں گھر سے باہر گزارنے کی بجائے ماں باپ کی صحبت میں گزارنا پسند کریں ایک دوستانہ ماحول ہو۔ بچے کھل کر ماں باپ سے سوال بھی کریں اور ادب کے دائرہ میں رہتے ہوئے ہر قسم کی باتیں کر سکیں اس لئے ماں باپ دونوں کو بہر حال قربانی دینی پڑے گی جو عہد اپنے رب سے والدین نے باندھا ہے اس عہد کو پورا کرنے کے لئے بہر حال والدین نے بھی قربانی دینی ہے اور یہ آپ پہلے بھی سن چکے ہیں اور حضور نے یہی نصیحت فرمائی ہے والدین کو بھی، میں بھی یہی کہتا ہوں۔ بعض دفعہ بعض والدین اپنے حقوق تو چھوڑتے نہیں بلکہ نا جائز غصب کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن زور یہ ہوتا ہے کہ چونکہ ہمارے بچے وقف نو میں ہیں اس لئے ہمنے اگر کوئی غلطی کر بھی لی ہے تو ہم سے نرمی کا سلوک کیا جائے۔ ❁